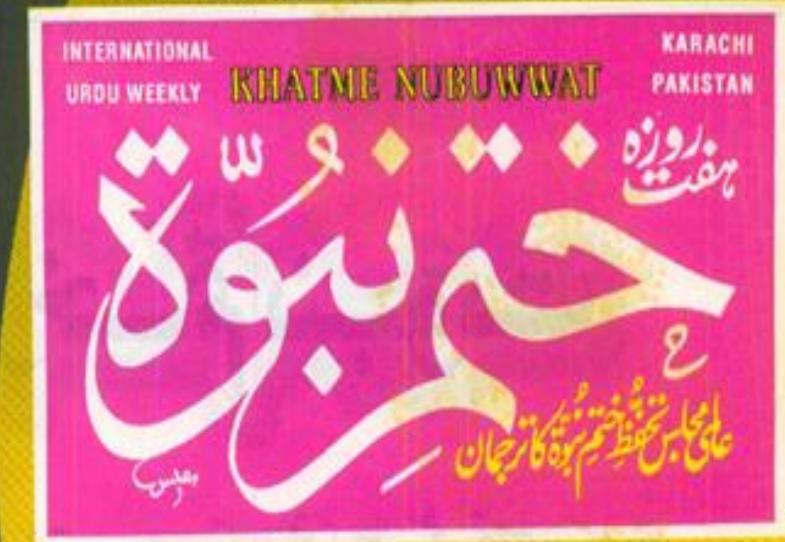


عامہ اسلام
قادیانیت



۱۹۹۵ ستمبر ۲۱، ۱۴۷۶ھ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۹۵ء

۱۴

رسالتِ احمد و رسول
اور
مرزا علام احمد قادیانی

شریعتِ مُحَمَّدی ﷺ کی نظر میں

عیسائیوں کے
اسکولوں کا بجou
میں سماں بچوں
کی تعلیم و تربیت

اخبار خبرنگار

حکومت سکھر میں رونما ہونے والے توہین رسالت کے واقعے کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائے

والارشاو کے مفتی عبدالرحیم، مجلس تحفظ حقوق
المحت کے قاری خلیل احمد بندھالی، حاجی عبدالستار،
یوم فاروق اعظم کمیٹی کے چیئرمین سید رئیس احمد،
جلوید یوسف قمر، بزم ناؤتوی کے قاری سعید القمر
تاقی، محمد شکیل، فضلاء بنوری ٹاؤن کے مولانا عزیز
الرحمٰن رحمانی، مولانا عبد القادر، جامدیو سفیہ بنوریہ
کے مولانا حسن الرحمٰن، مولانا فیض الرحمٰن نے اپنے
ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ علماء کرام نے بیسالی
مشتریوں اور پاوری صاحبان سے کہا کہ وہ
آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے
والے شامِ رسول کی سررتی کرنا ترک کر دیں ورنہ
ہم اس معاملے کو سپریم کورٹ تک بھی لے جائیں
ہیں۔ بیسالی پاریوں کی شہر پر یہ گستاخ لوگ
مسلسل ایسے واقعات کا ارتکاب کر رہے ہیں۔
حکومت شجیدگی کے ساتھ ایک سازش کے تحت
مسلسل رونما ہونے والے ان واقعات کا سارا غلطگار
ان کا قلع قع کرے اور پاکستان اور اسلام کے خلاف
نکام کرنے والی ہر باطل قوت کا مقابلہ کر کے اپنی
اسلام دوستی کا بیوت دے۔

سلیم اللہ، مولانا حلیم الرحمن، مولانا خان محمد ربیلی،
مولانا شیر احمد ہزاروی، تیسیت علماء اسلام سعی الحق
گروپ کے رہنماؤں محمد اسعد تھانوی، مولانا خیر محمد
ندوی، مولانا اقبال اللہ، مولانا گلزار شاہ، مولانا
عبد الرحمن خطیب، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاری
عبد النبی، سنی مجلس عمل کے منتظر محمد نعیم، مولانا
سیف اللہ ربیلی، مولانا عبد الحمید عاشق حسین، مجلس
علویوں برائے نفاذ شریعت کے مولانا فضل محمد، مولانا
محمد زیب، قاری محمد قاسم، مولانا محمد طیب، قاری
عبد القیوم رحمانی، مولانا فخر الحسن، سوا اعظم المست
کے مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد اسفندیار خان،
مولانا محمد طیب نقشبندی، مولانا محمد رشیق، مولانا عمر
خطاب، مولانا محمد عثمان یار خان، انجمن یونیورسٹی فورس
کے مولانا محمد امین انصاری، مولانا محمد ٹالی، تیسیت
شاعت التوحید والرئے کے قاضی محمد ناقب، مولانا نور
اللہ، مولانا محمد طیب، جامعہ بنوری ناؤن کے مولانا
جعیب اللہ حقار، مولانا سید محمد بنوری، مولانا ڈاکٹر
عبد الرزاق اسکندر، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، انجمن
سپاہ صحابہ پاکستان کے حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، مولانا

عیسائی مشنریاں اور پادری صاحبین شام تم رسول
کی سرپرستی کرنا ترک کرویں

علماء کرام کا سخت احتیاج

کراچی (پر) توہین رسالت کی مرکزیت بیسائی لڑکی کو فوری طور پر گرفتار کر کے عبرتیاں سزاوی جائے۔ اسلام کے نام پر بننے والے ور اسلام کا قلعہ کھلانے والے ملک میں آنحضرت ﷺ کی توبین عذاب اللہ کو دعوت دیتی ہے۔ علماء اور عوام کے لئے آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی تاقابل برداشت ہے۔ حکومت فوری طور پر اس تکمیل صورت حال کا نوٹس لے اور سکھر کے مشنری اسکول میں ہونے والے اس واقع کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسیلہ، مولانا اکرم طوفقی، مولانا احمد میاں جملوی، مفتی منیر احمد انون، محمد انور رانا، مولانا انور قادری، حافظ قیض الرحمن لدھیانوی، مولانا احسان اللہ قادری، مولانا عبد القیوم نعیانی، مفتی خالد محمود، مولانا احمد اور مولانا عطاء الرحمن، تجمع علماء اسلام کے مولانا شیر محمد، قاری شیر افضل، سید عمران شاہ، محمد فاروق قربی، محمد اسلم غوری، مولانا عبد الکریم عابد، قاری محمد عثمان، مولانا جمال اللہ شاہ، مولانا عمر صادق، مولانا

مہماں جیمار

الكتابات المنشورة

پارک گلستان

ایڈ جیمز آرڈر سٹاپلائیز

سازمان اسناد و کتابخانه ملی ایران



عَالَمِيِّ جَلْسَنْ بِعْظَمِ الْحَجَرِ بَشَّقِ كَوَافِدَ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

۱۸ نومبر ۱۹۹۵ء
۲۱ تیر ۱۴۲۴ھ

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۱۶

مدیر مسئول

عبد الرحمن بباوا

مُدِير اعلانات

حضرت مولانا محمد يوسف الدینی

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدد

۱

مشق نہ اور تمام احمد قیادی

اسے

۱۵

نام اسلام اور قیادیت

شمارے

۱۸

یہ سائیون کے اسکولوں میں تعلیم و تربیت

میں

۲۱

رہنمائی کے پھول

مولانا عزیز الرحمن بباوا مسلا

مولانا اکرم فہد الرضا اسکندر مولانا منصور احمد حسن

مولانا محمد جبیل خان مولانا سعید احمد جالپوری

مریلا

حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر

عبد اللہ ملک

قانونی مشیر

ششتیں صاحب ایڈورڈ کیٹ

ٹائیپلڈ و متنیں

ارشد روست محمد

تعیت
۳
پہلے

امریکہ۔ کینیڈ آئرلینڈ ۱۰۰ ڈالر

یورپ

میکن

۱۰۰ ڈالر ایکٹھے ایکٹھے

چند

۱۰۰ ڈالر ایکٹھے ایکٹھے

سازانہ

مکان

چند

سازانہ ۱۰۰ ڈالر

مکان ۱۰۰ ڈالر

مکان ۱۰۰ ڈالر

مکان ۱۰۰ ڈالر

مرکزی دفتر

حضوری بنا، روزِ امانت، فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

رابطہ دفتر

بانگکاک، تھائی لاند (ایس ایم اے) پر لائی ایم اے جنگ روڈ، گراپی

فون 7780340



سرکبر کے بعد

سرکبر کا سورج اسی انداز میں ظلوغ ہوا جو اس کا صدیوں سے معمول چلا آ رہا تھا۔ انگریزوں کی غلامی اور پھر آزادی کے نام پر اپنوں کی غلامی میں دوسرا سلسلہ زیادہ عرصہ تک صدے اٹھانے والی مسلمان قوم آج نئی زندگی یا موت میں سے کسی ایک کے اختاب کے لئے سرکفت اسلام آباد کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں ایک نانجبار بدجنت نے انگریزی سامراجی قوت کی پشت پناہی میں ختم نبوت کا اعلان کر کے اپنی نبوت کا اعلان کرو رہا تھا۔ اور مسلمان غلامی کی زنجیبوں میں جائزے مرغ بُل کی مانند ترپ رہے تھے۔ بر صیری کی آزادی کا فصلہ تقسیم ہند کی صورت میں ظاہر ہوا۔ مسلمانوں کے لئے اسلام کا نام لے کر حاصل کیا جانے والا خط پاکستان کے نام سے منصہ شود پر آیا۔ ریفارڈم کے وقت انگریزی نبی کے مانے والوں نے خود کو امت مسلمہ سے الگ نئی ایسی امت کے طور پر متعارف کر لیا ہونہ مسلمان تھیں ہندو اور نسخہ بیساکی وغیرہ۔ اس نئی شاخت کا یہ سیاسی نتیجہ سامنے آیا کہ گورا اسپور کا ضلع پاکستان کی حدود میں شامل نہ کیا جاسکا۔ اس طرح اس نئی امت کا مرکز قادیان ہندوستان کی سرحدوں میں رہ گیا۔ حرمان کن صورت اس وقت اور بھی گیہرہ ہو گئی جب ملت اسلامیہ سے الگ ہونے والے اس گروہ کے بر سر آورہ افراد پاکستان آگئے بلکہ انتہائی مراعات یافت طبقہ میں شامل کرنے لگے اور اس نو زائدہ اسلامی مملکت کی یہ ورنی تعلقات کی وزارت خارجہ مشہور قادیانی سر ظفر اللہ خان کے حوالے کر دی گئی۔ اور ضلع جنگ میں ”ربوہ“ کے نام سے قادیانی شربراکر مسلمانوں کی پیشہ میں چھڑا گھونپ دیا۔ اس شرنشے جد ملت میں تصور کی صورت اختیار کر لی جس نے ملت اسلامیہ کو مسلسل کرب و اضطراب میں بھکار کھا۔ مسلمانوں کے خون نے جس ملک کی سرحدوں کو قائم کیا تھا اسی کی سیاسی قیادت نے یہ کیفیت پیدا کر دی کہ اندر وون ملک سول اور فوج کے پیشتر شعبے قادیانیوں کے تسلط میں دے دیئے۔ اور وزارت خارجہ کے ذریعہ ہیرون ملک تمام ستارت خانے قادیانی سازشوں کے مراکز میں تبدیل ہو گئے۔ اور بالآخر ملک کو دو شیم کر دلانے کا نتیجہ سامنے آیا۔

قیام پاکستان سے سقوط ڈھاکہ تک کے حالات تاریخ کے ہر طالب علم کو درطح حیرت میں ڈال دیتے ہیں کہ ایک ایسا گروہ جس نے مسلمانوں کے دین کو چھوڑ کر نئی نبوت کے دین کو اختیار کر لیا، جو اپنے عقیدے کے مطابق تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے چکا، اور پھر مسلمانوں سے الگ ایک نئی امت ہونے کا اعلان تقسیم ملک سے تھوا عرصہ قبل اس انداز میں کیا کہ پاکستان ان کی آبادی والے خلدوں سے نہ صرف محروم ہو گیا بلکہ ہندوستان کو کشیر میں فوجیں بھیجنے کے لئے ذمکنی کا راست بھی مل گیا جو گورا اسپور سے ہی جاتا تھا۔ اور انگریزوں کی خوشلاد اور چاکری جس کی بنیادی پالیسی تھی۔ آزاد اسلامی مملکت میں اس قدر بے پناہ مراعات سے نوازا گیا۔ یہاں تک کہ ان کی حفاظت اور ان کی نئے دین کی اشاعت کی خاطر ناظم الدین کی وزارت میں بجزل اعظم خان نے دس ہزار سے زیادہ ختم نبوت کے نام لیواؤں کو لاہور اور پنجاب کی سڑکوں پر خاک و خون میں لوٹایا۔ یہ تمام باتیں تاریخ کی المات قرار پا گئیں اور تاریخ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتی۔ اپنے وقت پر ہر ایک کو اس کے مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔ موافق خلاف پروپیگنڈے کی دھوپ زیادہ عرصہ تک فنا کو گرد آؤ دئیں رکھا کرتی۔

یہ ستمبر کے سورج نے صدیوں کی مجرموں و معمور مسلمان قوم کو ایک نئے جوش، ولوے اور قوت ارادی سے مسلح دیکھا۔ جس کے سامنے ایک ہی معتقد تھا کہ جدوجہد کے اس ناتور کو کاٹ کر ملتِ اسلامیہ سے الگ کر دیا جائے۔ یہ کام اس بسلی کے ارکان قانونی انداز میں نہ نہادیں تو بہتر، ورنہ آج نہ اس بسلی رہے گی اور نہ اس بسلی والے۔ آج کا دن کامیابی کا دن ہو گا۔ ناؤں رسالت کی خلافت یا اس کی خاطر شہادت۔ شاید پاکستان کی پوری تاریخ میں اس بسلی ہال کے گرد سیکوریٹی کا اتنا سخت انتظام یہ رسمبر ۲۷، ۱۹۹۴ء کے سوا کبھی ریکارڈ پر نہیں آیا۔ آج کے دن پاکستان کی ملی و قوی زندگی کا فیصلہ ہو رہا تھا ۔۔۔ اور

آخر فیصلہ ہو گیا

قادیانی اسلام کے غدار ہیں اور ملک و ملت کے بھی غدار ہیں۔ انہوں نے اگریزوں کو ہندوستان پر بقدر کے وقت امداد بھی پہنچائی۔ اگریزوں کے لئے مسلمانوں کی بیویت جاسوسی کرتے رہے۔ اگریز کے اشارے پر نئی نبوت کا ذہن نگ رچا۔ اور مسلمانوں میں افراط برپا کیا۔ مسلمان ملکوں کے خلاف اگریزوں کی مدد کی۔ عراق پر اگریزی یا لغار میں ان کے ساتھ رہے اور ستوط بغداد پر قادیان میں جشن چڑھا ہوا۔ قیام پاکستان کے وقت گورا سپور کو ہندوستان میں شامل کرایا۔ مملکتِ اسلامیہ کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کے قتل کی سازش تیار کی۔ اور تقسیم ہند سے پہلے ہی اسرائیل میں اپنا مشن قائم کیا جو فلسطینیوں کی جدوجہد آزادی کو سبوتاڑ کرنے پر مأمور تھا۔ قادیانیوں کا دین ہر عنوان سے اسلام سے الگ ایک نیا دین ہے۔ لہذا آئین پاکستان میں ترمیم اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔ اور اب آئین پاکستان کے مطابق لاہوری، قادیانی مرزا لی کسی بھی پہلو سے ملتِ اسلامیہ کا حصہ بن کر مسلمان کمالنے کے حق دار نہیں بن سکتے۔۔۔۔۔ پاکستان کی قوی اس بسلی کے فیصلہ کا یہی لب لباب تھا۔

آئین پر عمل در آمد کے لئے یہ انتہائی ضروری تھا کہ مذکورہ بالا صفات کے حال اس گروہ کو سب سے پہلے توکلیدی عمدوں سے ہٹالیا جاتا، اور پھر اسلام کے قانون ارتداد کی روشنی میں اس گروہ کا حقیقی مقام متعین کیا جاتا۔ اور آئندہ کے لئے مسلمان اکثریت کے سیاسی و معاشری حقوق غصب کر کے اس گروہ کو بے جا براءات سے نوازنے کی روشن کا از سرنو جائز لیا جاتا۔ لیکن انہوں کہ اس پہلو کو ارباب سیاست و حکومت نے میکسر و خور اقتداء کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور سابقہ روشن عمل "عمل" جاری رہی۔ جس کا ایک اثر یہ سامنے آیا کہ جس انداز سے مشرقی پاکستان کو ملک سے کافی کی سازش تیار کی گئی تھی تقریباً "اسی جیسے نقشہ کے مطابق کراچی کو بد امنی کی آگ میں جھوٹکنے کا منصوبہ ترتیب دیا جانے لگا۔ انہی ادارتی طور میں آج سے ٹھیک دس برس قبل ایئر مارشل (R) نور خان کے قوی اس بسلی میں اکٹھاف کی روشنی میں ایسی سازش سے آگہ کیا گیا تھا۔ مگر اس طرف یا تو عمداً "تجہ نہیں دی گئی اور یا پھر کسی مجبوری سے صرف نظر کیا گیا۔ ہفت روزہ ختم نبوت نے جن خطرات کا دس سال قبل ذکر کیا تھا آج وہ واقعی صورت میں خوناک عفریت بن کر سامنے آچکے ہیں۔ حیات ملی ملکی سلامتی کے ساتھ اس عفریت کے جزوں میں پھنسی و کھلائی دے رہی ہے۔

انسانی حقوق کے عنوان سے بیسائی مشنوں کی پیشہ نہوں کر آئین پر عملدر آمد کو دشوار تر بنانے کے لئے مغرب کی ہام نہاد بیسائی طاقتیوں کو پاکستان کے اندر رونی معاملات میں مداخلت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مشورہ یہودی تعظیم ایمننسنی ائرٹیشن ایلیٹوں کے حقوق کی پالالی کا اوابیلا چائے رکھتی ہے۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے تحفظ کے عنوان سے عائد جماگیر اور انصار بہنی نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شرمناک مہم چلا رکھی ہے۔

غرض یہ رسمبر ۲۷، ۱۹۹۴ء کے منطقہ قوی فیصلہ کے باوجود اس فیصلہ پر عملدر آمد میں اصحاب اقتدار کے مجرمانہ تغافل کا نتیجہ اس وقت حیات ملی کی تباہی سے یوں خوفزدہ کر رہا ہے کہ آئین میں بناہ کن تراجم کی نوید سنائی جا رہی ہے۔ اور حقوق کے ہام پر لادینیت اور ناخاشی و عیانی کے فروغ کے لئے نت نئے حرے انتیار کے جارہے ہیں۔ اور اب ان مقاصد کے لئے نی وزارتیں قائم کر کے نئی قانون سازی کی سازشیں عمل کا روپ دھار رہی ہیں۔ اور ان تمام کارروائیوں کو اقبال احمد خان جیسے تعلیقات اندریں لوگوں کے ذریعے اسلامی نظریاتی کو نسل سے "اسلامیت" کی سند دلوائی جا رہی ہے۔

یہ رسمبر ۱۹۹۵ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر و خدام کی ذمہ داریوں میں بھاری اضافہ کر کے گزر گیا۔ حالات بڑی تیز رفتاری سے بدلتے ہیں۔ قیام پاکستان سے ٹھیک چوہیں سال بعد پاکستان کا مشرقی بازو کاٹ دیا گیا تھا اور اب اس سانحہ کو ٹھیک چوہیں سال پورے ہونے والے ہیں۔

حضرت اعلیٰ احمد قادریانی

حضرت مولانا اور رسول اور حضرت اعلیٰ احمد قادریانی

ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ کا تو یہ حل ہے کہ انہیں
مرزا صاحب کے ای عشق کے چھپے کا یہ سد ہو گیا
ہے۔ اور ان کا گوموا کوئی خطبہ ایسا نہیں ہوتا۔ جس
میں وہ اس قسم کی مسلم آزار روشن انتیار نہ کرتے
ہوں چند تازہ شوہد ملاحظہ ہوں۔

حضرت مرزا صاحب کا عشق رسول

۸ اپریل سنہ ۱۹۷۹ کے خطبہ جمع میں فرماتے
ہیں۔

"ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے بھی یہ نکارہ
دیکھا کہ ایک شخص ہمارے سامنے اخفا اور خدا کے
لئے اسی عشق اور محبت کا جذبہ ہے۔ ہم نے اس کے اندر
دیکھا جس کی طرف محمد رسول اللہ ﷺ کی
تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ خدا جانتا ہے۔ اسی
جذبہ کی ایک جملک ان آنکھوں سے ہم نے حضرت
مرزا صاحب میں دیکھی جس کا اصل سرچشمہ ہمارے
پیغمبر ﷺ ہیں۔ کس طرح دیکھا؟ گالیوں
سے بھرے ہوئے خطوط آپ کو آتے ہیں۔ اور آپ
ہنس کر فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے انہیں ایک بوری
میں ڈالنا شروع کیا تھا۔ مگر وہ بست جلد بھر گئی۔ اس
لئے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ لیکن وہی شخص ہوا پہ
لیے گالیوں کی پرواہ تک نہیں کرتا۔ وہی شخص ہو
اپنے متعلق گالیوں کو اس فراخی سے سنبھالتا ہے۔
جب نبی کریم ﷺ کے متعلق کوئی ایسا خطا
جاتا ہے یا کوئی مضمون شائع ہو جس میں آپ پر حملہ

انحصاری و روحانیت کے لئے کتنا جا گلکش اور روح
فرسا ہے یہ حلاوہ! کہ نہ صرف رائی کا پربت اور پر کا
کاہنا کر پیش کیا جائے۔ بلکہ زمے جھوٹ کو بالکل
سچ نہ دیا جائے شرافت و صداقت کی کتنی مظلومی اور
محبوبی ہے۔ کہ گھٹائوب اندر ہمراپنے آپ کو ابلا
ظاہر کرے۔ اور کفرو باطل حق و اسلام کا فخر و لگا کر
میدان میں آوھنکے۔ بدی نیکی کھلا کر نیکی کا من
چ رہائے اور شرخیر کا روپ دھار کر خیر کے مقابلہ میں
کھل آئے۔

جب زہرہاں اور سم قاتل پر آپ حیات اور
تریاق عراق کا لیبل لگا کر نہ صرف دنیا کو زہر دیا
جائے۔ بلکہ آپ و تریاق کو چیخ کیا جائے۔ تو دنیا اور
اہل دنیا کی بدنصیبی اور حق و صداقت کی
مظلومیت کی کوئی حد و انتباہی رہ جاتی ہے؟

ہتلر گورنگ اور گوبلز اگر جھوٹ کو اس شدت و
عکار کے ساتھ دنیا میں نشر کریں۔ کہ دنیا جھوٹ کو
سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائے۔ اور چچاں۔ شاہان اور
رُومن اس قدر وحشی و اعتماد کے ساتھ کذب و دروغ
کی اشاعت کریں۔ کہ دنیا ان کو رُومن (سچا آدمی)
سمجھنے لگ جائے۔ تو یہ چیز اتنی تعجب خیز اور جیرت
انگیز نہیں کیونکہ آج کل کی سیاست کی بنیاد و مدل
فریب پر قائم ہے لیکن جب دنیا یہ دیکھتی ہے کہ دنیا
حدود میں ایک سول آئے دشمن خدا اور رسول کو عاشق
خدا اور رسول ہنا کہ دنیا کو اس پر ایمان لانے کی دعوت

جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب

محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اور کریں گے کیونکہ ان احتجاجات کا ہم پر شکر کرنا واجب ہے جو خدا نے تعالیٰ کے قابل نے اس مربیان گورنمنٹ کے ہاتھ سے ہمارے نصیب کئے۔ اور نہایت بد ذاتی ہو گئی اگر ایک لحظہ کے لئے بھی کوئی ہم سے ان نعمتوں کو فراموش کر دے جو اس گورنمنٹ کے ذریعے سے مسلمانوں کو ملی ہیں۔ بلاشبہ ہمارا جان و مال گورنمنٹ اگریزی کی خیر خواہی میں فدا ہے۔ اور ہو گا۔ اور ہم غائبانہ اس کے اقبال کے لئے دعا گو ہیں۔

(آریہ دھرم صفحہ ۵۸-۵۹)

استغفار اللہ العیاز باللہ!

شوروں فکر کی یہ کافری معاذ اللہ! فنگ تیرے خیال و عمل کا ہے ممکون بدن تمہرا الحتاب ہے۔ اور رو نگھنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انسان ارزہ بر انداز ہو جاتا ہے کس قدر حیات و جسارت کا مظاہرہ ہے۔ اور کس قدر بے باکانہ و گستاخانہ بیان ہے چند روزہ مردود و ملعون فرنگی حکومت کی جھوپی خوشابد اور چالپوی کے مقابلہ میں سرور کائنات، سید الاولین والآخرین کی انتہائی توہین۔ گوارہ کر لیتے ہیں۔ اور محسن گورنمنٹ کے پاس اور لحاظ میں مست و مدھوش ہو کر سید المقصودین پر زناٹ کے شرمناک الزام و اعتماد کا زبر شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں بلکہ اس عیسائی گورنمنٹ کے قدموں پر، جس کے عمد میں جس کی شہ پر اس کے ہم قوم عیسائی پا پوریوں نے اس قبل کے دلدوڑ و جگہ سوز اقدم کئے۔ تیک ذات مرتضی صاحب جان و مال ذرا کرتے نظر آتے ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس گورنمنٹ کی نعمتوں کو فراموش نہ کرتے ہوئے ہر وقت غائبانہ اس کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ ملعون فرنگی حکومت نہ رہی اور پاکستان بن گیا۔ تو پھر مسلمان کو یہ نعمتیں کہاں نصیب ہوں گے۔ اور حضور رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس و اصر پر پاوریوں

کی ہمت و قوت ہے۔

پیش کرنا غافل اگر کوئی عمل و فرمان ہے

دوسرے جھوٹ

اگر مرتضی صاحب "لوگوں کی گالیاں فراغلی سے من کر" نہیں دیتے ہیں۔ اور پرواہ نکل نہیں کرتے تو پھر یہ مغلقات مرتضی صاحب کا افزاں ہے۔ آخر مرتضی صاحب کی پاک تصنیفات میں یہ خرافات یہ سوچیاں سب و شرم۔ یہ بد زبانی و گالی گلوچ کی نجاست اور غلطات کس نے داخل کر دی ہے؟

تیسرا جھوٹ

آخری جھوٹ اور انتہائی کذب و دروغ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے متعلق کوئی مضمون شائع ہو۔ جس پر آپ کی ذات پر کوئی حملہ ہو۔ تو اس کی فیرت جوش میں آجائی ہے۔ اور چین نہیں لیتے۔ جب تک اس کا حساب نہ دے لیں۔ اللہ اللہ!

تک اس کا جواب نہ دے دیں۔

ہم اگر عرض کریں گے تو تکالیف ہو گی

اس لئے اس صریح غلط بیانی اور غایلہ فریب کاری کا پروخود مرتضی صاحب کے ہاتھوں چاک ہوتا رکھتے۔ سنئے اور جگر تھام کے سنئے! مرتضی صاحب لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں۔ عین نے اپنی بد ذاتی اور مادری بد گوہری سے ہمارے نبی ﷺ پر بہتان لگائے۔ یہاں تک کہ کمال خباشت اور پلیدی سے اس سید المقصودین پر سراسر دروغ کوئی کی راہ سے زناکی تسمت لگائی۔ اگر فیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا۔ تو ایسے شریروں کو وہ جواب دیتے جو ان کی بد اصلی کے مناسب حال ہوتا۔

مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداری میں ہر وقت روکتی ہیں۔ اور وہ طماقچہ ہو ایک گال کے بعد دوسرے گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہئے تھا۔ ہم لوگ گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پا پوریوں اور آریوں سے کھارے ہیں۔ یہ سب بردباریاں ہم اپنی

ہو۔ تو اس کی فیرت جوش میں آجائی ہے۔ اور چین نہیں لیتے جب تک اس کا جواب نہ دے لیں۔"

(پیغام صلح ۲۰ اپریل سن ۱۹۹۶)

ظاہر ہو کہ مرتضی صاحب کے عشق الہی کا راگ

کس زور شور سے الپا جا رہا ہے۔ اور ثبوت یہ دیا ہے کہ گالیوں سے بھرے ہوئے غلط آپ کو آجت ہیں۔ اور آپ نہیں کہ فرماتے ہیں کہ ہم نے انہیں ایک بوری میں ڈالنا شروع کیا تھا۔ مگر وہ بہت جلد بھر گئی۔ اس لئے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ لیکن وہی شخص جو اپنے لئے گالیوں کی پرواہ تک نہیں کرتا۔ وہی شخص جو اپنے متعلق گالی کو اس فراغلی سے سن لیتا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کے متعلق کوئی ایسا خط آجائے یا کوئی مضمون شائع ہو جس میں آپ کی ذات پر کوئی حملہ ہو۔ تو اس کی فیرت جوش میں آجائی ہے۔ اور چین نہیں لیتے۔ جب تک اس کا حساب نہ دے لیں۔ اللہ اللہ!

جنوں کا نام خود رکھ لیا۔ خود کا جنوں ہو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے مولوی صاحب پڑھے لکھتے آدمی ہیں کیا وہ اتنا بھی نہیں سوچ سکتے۔ کہ آخر دنیا اس پھر اور پوچ بیان پر کیا کے گی۔ اس لاف و گزار پر حقیقت حال سے باخبر لوگ کتنا مختکل اڑاکیں گے۔ آخر اس صریح غلط بیانی اور فضول کذب و دروغ پر مولوی صاحب کو کچھ شرم آئی چاہئے۔

چہارمہ جھوٹ

ان گالیوں سے بھرے ہوئے غلط میں سے کسی ایک کی بھی نشان دہی کی جا سکتی ہے؟ کیا ہمارا یہ چیخ قول کیا جاسکتا ہے۔ کہ مرتضی صاحب سہاب اعظم نے جن اکابر دین اور علماء و مشائخ امت کو ہام پر ہام بازاری گالیاں دی ہیں۔ ان کی طرف سے ایک گال چہاری چیزوں کی جائے۔ جو مرتضی صاحب کو پسلے یا اس سب و شرم کے بعد دی گئی ہو۔ کیا ہمارا یہ چیخ منکور کرنے

کا حصہ کا اسفل بھی صحیح رہا ہونہ حصہ اعلیٰ۔ جو بیچارہ ایک ایک دن اور ایک ایک رات میں سو سو دفعہ پیشاب کرے۔ جس بے چارے کو یہ سزا کے باقاعدہ دورے پڑیں۔ جو بے چارہ مراتق میں بھی جلا ہو۔ اور جس کا دل درست ہو نہ دماغ اس بے چارے کو روزان سوادس پارے قرآن پڑھنے کی فرمت ہی کب مل سکتی ہے۔

مولوی صاحب تو شاید فرمائیں کہ بایں ہم امراض و علی حضرت صاحب تلاوت قرآن پاک سے ہنافل نہیں رہتے تھے۔ دست بکار دل یا رکے مصدقان مجدد وقت بیمار علیل رہنے کے بلا جود روزان ایک تہائی سے کچھ اور قرآن پڑھ لیتے تھے امنا و صدقہ بجا ارشاد ہوا لیکن اس کا یہاں جواب ارشاد فرمائیے گا کہ حضرت صاحب خود فرمادے ہیں کہ مجھ سے ظلی طور پر ہزاروں قرآن تو کیا؟ فرض نماز میں قرات قرآن بھی نہیں ہو سکتی فرماتے ہیں۔

”حالات صحت اس عاجز کی بدستور ہے۔ کوئی وقت دور ان سر سے خالی نہیں گزرتا..... نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی۔ اور نہ بینہ کر اس دفعہ پڑھ جاتی ہے جو منسون ہے۔ اور قرات میں شاید قل ہو اللہ بمشکل پڑھ سکوں۔ کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔“

(کنوبات احمدیہ جلد چشم ۲ ص ۸۸)

تیری الزام و انتہام

سر نہیں کہ عارف و زاہد ہے کس نہ گفت در حیرم کہ بادہ فروش از کبا شنید تیرا شرمناک الزام بطل حرمت نقاش پاکستان حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گراہی پر ہے۔ کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ کہا کہ قرآن کے ساتھ عشق مرزا صاحب ہی نے کیا ان هنالہ بھت ان عظیم اور مولوی صاحب یہ بتان عظیم باندھنے میں اس لئے جری ہیں۔ کہ علامہ رسمہ

پڑھاٹوب یاد رکھو پہلی بات یہ ہے کہ اس قدر قرآن کے ساتھ عشق کیا ہے کہ اس کی دوسری نظر اس امت میں نظر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک دفعہ یہ کہا۔ کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو لوگوں نے بڑا عشق کیا۔ یعنی قرآن کے ساتھ عشق مرزا صاحب ہی نے کیا قرآن کی عظمت کا وہ نقشہ آپ کے دل پر تھا کہ مخالفوں کو چیلنج کرتے کہ اسلام کی صفات کا ہر دعوے اور اس کی ہر دلیل اور جتنے باطل مذاہب ہیں ان کے بطلاں کے متعلق ہر دعویٰ اور اس کی دلیل قرآن میں موجود ہے۔ آقہم کے مذاہش میں بھی یہی بات آپ نے پیش کی تھی۔“

(پیغام صلح ۱۹۳۹ مئی سن ۱۹۷۹)

پہلا افتراء

اس مختصر سے بیان میں مولوی صاحب کا پہلا جھوٹ تو یہ افتراء علی اللہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا اپنا وعدہ ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد بھیجا رہے گا۔ کاش مولوی صاحب اپنے جمال جماعتیوں سے چندہ بہورنے کی غرض سے انہیں اپنے ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کو یوں دام تزویر و تلیس نہ بناتے

حالات میں خور و رندی کن و خوش باش دلے ام تزویر مکن چو دگران قرآن را

دوسری جھوٹ

کیا مولوی صاحب اپنے سوا آپ کے ملنے والوں میں سے کسی ایک کا بھی اس قدم کا بیان منظر عام پر لاکتے ہیں۔ کہ کئی ہزار مرتبہ قرآن آپ نے پڑھا ایک دائم الرض انسان جو بیچارہ مجموعہ امراض اور مجسمہ علی ہو ہے نیچے کے دھڑکی بیماریاں بدالا جن ہوں۔ اور اور کے دھڑکی جدا۔ عمر بھر جس کے جم

اور آریوں کو بدترین حملہ کی جرات کیسے ہو سکے گی۔ حضرت مجدد وقت کے اس عظیم الشان کارناتے پر ہم سوائے اس کے اور کیا عرض کر سکتے ہیں۔ رخ صبغ کہا پہ دل ثار نہ کر جیں ملت بیضا کو داندار نہ کر رواست داش افریق را پرستاری مگر ز احمد مرسل جانے داری مرزا صاحب کے اس غیرت کش اور اخلاق سوز بیان سے جمال مولوی محمد علی کی مندرجہ بالا صفات اور حق گوئی کا بجاہ ابراہم اندر تھے روڑ کے چورا ہے پر یہی طرح چھوٹ کر پورچور ہو جاتا ہے۔ اور آپ کی زندگی بھر کے اس کیریکٹر سے عشق الہی کا ”وہ جذبہ“ اور عشق رسول کی وہ ”جھلک“ روز روشن کی طرح واضح ہو کر دنیا کے سامنے آجائی ہے۔ جس کاونکا چار دانگ عالم میں بھیجا جاتا ہے۔ اور شب و روز جس کا پریس اور پلیٹ فارم سے گیت گیا جاتا ہے۔

تعصی الرسول و انت تزعم حبه
حذا لعری فی الزمان بدیع
لوکان بہک صادقاً لادع
ان الحب لمن يحب مطیع
حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن!

دوہشتہ بعد ۲۲ اپریل کا خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے تو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کہ ان غلطیوں کی اصلاح کے لئے جو وقار“ فوقاً“ امت میں پیدا ہوئی رہیں گی۔ ایک مصلح یا مجدد کو اللہ تعالیٰ بھیجا رہے گا۔ چنانچہ پہلے بھی ایسے لوگ آتے رہے اور اس صدی کے سرے پر بھی ایک مجدد آیا۔ اس کو اس قدر ورو تھا۔ قرآن کے ساتھ اس قدر عشق تھا۔ کہ دن رات قرآن پڑھتے تھے۔ اس کا پہلا کام یہ تھا۔ کہ قرآن کو پڑھتا چلا گیا۔ میں گذرتے گئے۔ قرآن پڑھتے ہوئے آپ کے ملنے والوں کا بیان ہے کہ کئی ہزار مرتبہ قرآن آپ نے

ہیں۔ کہ لاہوری جماعت کے امیر کس طرح سفید بحوث بول کر مرتضیٰ صاحب کے عشق اللہ اور عشق رسول اور عشق قرآن کے انسانے دنیا کو سنارہ ہے ہیں۔

فریب خوردگی یا فریب کاری؟

شیش میں بغل میں پسال ہے! ب پ دعویٰ ہے پارسائی کا مولوی صاحب کی ان صریح غلط بیانوں اور دروغ بانیوں اور صریح لذب و زور سے قطع نظراب ہم جناب مولوی صاحب سے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا قرآن کے درد اور قرآن سے عشق کے لئے یہی کافی ہے کہ روزانہ اس کی تلاوت کریں۔ اور اس کی عقائد کے لئے یہی بس ہے کہ اسے آخرت کے ساتھ مہاذ میں پیش کروایا جائے۔ کیا مولوی صاحب بیس ہمہ قرآن والی قرآن کے موضوع اور مقصود سے ہی اتنے بے خبر اور اس پارے میں خود فریب نفس میں بھایں۔ یا اس کچھ جان بوجھ کر دنیا کو فریب دے رہے ہیں؟ بہر حال وماقدرواللہ حق قدرہ

کیا ایک "نبی" یا "مدد" کے راستے قرآن کریم اس دلستے آیا ہے کہ صرف اسے پڑھ لیا جائے۔ یا اس کو باتھ میں لے کر مخالفین کو چیلنج کیا جائے بالی ساری عملی زندگی سواس میں پوری شدید کے ساتھ قرآن کا کھلم کھلا خلاف کیا جائے۔ اخلاق سیاست تدوین، معاشرت اغرض زندگی کے کسی شعبہ میں قرآن کو اپنے قریب بھی نہ پہنچنے دیا جائے اسلام کے اس نظام حیات کو۔ جس کو قرآن اس دنیا میں لایا ہے۔ گلہست طلاق نیاں بنایا جائے۔ اور اس کے سولہ آنے الٹ اور بخط مقتضی خلاف انگریز، نظام کے گورے بھورے بت کو سارے، عمر چو ما چاٹا جائے۔ انگریزی حکومت کی اطاعت کو میں اسلام قرار دے کر گور نمنٹ برطانیہ سے سرکشی کو

کے ذہن کو کس طرح متاثر کیا بے حد لچکپ ہوگی۔ (حرف اقبال ص ۱۵۳)

گویا مرتضیٰ صاحب اسلام و قرآن سے یکسر ہبلد اور سراسر یہودیت اور مسیحیت کے خلقہ بگوش ہیں۔

اور کمال مولوی صاحب کا یہ "ارشاد" کہ

"علامہ مرزا مرحوم اس دنیا میں مرتضیٰ صاحب ہی کو عاشق قرآن مانتے تھے"۔

فرمایے! ان دونوں میں باہم کوئی ربط و مذاہمت ہے؟ اور پھر اس پر بس نہیں اسی خطبہ میں آگے پہل کہ فرماتے ہیں کہ۔

"اقبال کے اشعار کے اندر جو قرآن کی روح ہے۔ وہ حضرت مرتضیٰ صاحب ہی کے تاثرات ہیں"۔
الْعِيَازُ بِاللَّهِ! "اقبال کے کلام میں مرتضیٰ صاحب کے تاثرات" کیا اس سے بڑھ کر کوئی بہتان والازام اور کذب و افتراء ہو سکتا ہے اور ہم اس کے جواب میں لعنت اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا عرض کر سکتے ہیں۔

کمال تو بہاء اللہ ایرانی اور مرتضیٰ قاریانی سے متعلق علامہ کا یہ ارشاد جو جاوید نامہ (ص ۲۲۵) میں شائع ہو کر شرق و غرب، عرب و ہمگم کے کروڑوں آدمیوں کی نگہ سے گذر چکا ہے۔ اور لاکھوں آدمیوں کے سینے میں محفوظ اور زبان پر شب و روز نہ کور ہے کہ آں ز اریاں بود و ایں ہندی زنوں آں ز رجح بیگانہ و ایں از جملو سیند ها از گری قرآن ہی! از چنیں مرداں چ۔ امید بی اور کمال جناب مولوی صاحب کی یہ صدری اور ٹکری روایت کہ دنیا میں صرف مرتضیٰ صاحب ہی عاشق قرآن تھے" ((رواہ مسلم یعنی مولوی محمد علی))

ای خطبہ میں علامہ سے متعلق متعدد اور غلط بیانیاں ہیں۔ جن سے بحث کرنا اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہم تو صرف یہ دکھارہ

اللہ اس دنیا میں موجود نہیں۔ اس لئے تردید کا بھی خوف و خطر نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت حکیم الامت نے یہ کس سے کہا اور کب کہا؟ اگر صرف مولوی صاحب سے کہا اور عالم غلوت میں کہا تو مولوی صاحب اب تک جب کہ دنیا علامہ کو اس رنگ سے پیش کرتی رہی کہ وہ نہ صرف مرتضیٰ صاحب کو کذاب و دجال کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان کے جملہ متعین کو بھی خواہ و لاہوری ہوں یا قاریانی مردم اور دانہ اسلام سے خارج جانتے ہیں۔ کیون علامہ کی اتنی زبردست شہادت مرتضیٰ صاحب کی صداقت میں چھپائے بیٹھے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ نقاش پاکستان سے پاکستانیوں کی عقیدت کا طوفان بڑھتا اور چڑھتا کیجو کہ اس طرف سے اپنے چندہ دینے والوں کو مطمئن کرنے کے لئے مولوی صاحب نے یہ سفید بحوث بولا ہے۔ اور علامہ رحمہ اللہ علی ذات پر ان کی وفات کے بعد یہ شرمناک بہتان والازام تراشا ہے وہ نہ علامہ کے عقائد و خیالات مرتضیٰ صاحب اور مرتضیٰ قاریانی والاہوری پارٹی دونوں کے متعلق کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

اللہ اک! جب انسان خوف خدا سے بے پرواہ دنیا کی لعن طعن سے بے لحاظ ہو جاتا ہے تو پھر اس کے منہ میں جو کچھ آتا ہے بکلا چلا جاتا ہے اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ آخر دنیا کیا کے گی؟

کمال تو علامہ اقبال کا یہ فصل کہ اے قاریانیت اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے کہ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رہو گے..... حتیٰ کہ صحیح موعود کی اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اپنی ہے۔

(حرف اقبال ص ۲۲۳)

۲۔ اب احمدیت کی روح پر غور کرنا ہے۔ اس کے ماقف اور اس امر کی بحث کہ اقبال اسلام یہوی تصورات نے اسلامی تصوف کے ذریعہ بالی احمدیت

آج اخلاق و دیانت، سیاست و معاشرات غرض عملی دوڑ دھوپ کا نام ہے "عشق خدا رسول اور عشق قرآن" اور اسی کا نام ہے قرآن کا درد اور قرآن کی زندگی کے کسی گوشہ کی حدود میں عمر بھر قرآن کو عظمت کا احساس اور قرآن کے محاسن کا علم تو واقعی دلیل ہونے کی اجازت نہ دینے والے فرنگی کے شیطانی نظام حیات پر مرٹنے والے، اور قرآن کے پھر تو حکیم الامت نے بجا فرمایا ہے۔ کہ "قرآن کے ساتھ یہ عشق مرزا صاحب ہی نے کیا"۔ لیکن اگر قرآن کے نزول اجلال کا بھی کوئی مٹشاو مقصد ہے۔ طور پر شرمناک مذاہمت کرنے والے سب ہے اور یہ کلام الہی اپنے مٹشاو مقصد کے پیش نظر ہم سے مطلبہ کرتا ہے۔ کہ اپنی زندگی کی بائیس میرے ہاتھ میں دے دو اور پورا آئین حیات میری آیات ہدایات میں تلاش کرو۔ تو پھر مرزا صاحب کے اس عشق قرآن سے بڑھ کر اور کوئی عشق قرآن اور اس نوعیت کی محبت خدا اور رسول سے زیادہ اور کوئی معصیت خدا اور رسول متصور نہیں۔

"اس قدر قرآن کے ساتھ عشق کیا۔ کہ اس کی دوسری نظیر اس امت میں نظر نہیں آتی"۔ یعنی قرآن سے یہ عشق خلافے راشدین کو تحفہ اصحاب رسول کو! الہیت رسول کو تحفہ آں رسول کو! تابعین بھولے سے بھی دل میں خیال نہ پیدا ہو چکپ کر اوغیر کے مگر رات کو جانوالے کبھی بھولے سے ہی آجا مرے کاشانے میں اور پھر اس پر بس نہیں

ہتھ مسلم ز آئین است و بس کو تحفہ آنہ مجتہدین کو رضی اللہ عنہم اتحمین اور آخر عشق و محبت یہی جانا تو نہیں خاک پروانہ پر دیکھو ابھی کیا کیا گذرے خلاف قرآن فرنگی نظام کو متزلزل اور کمزور کرنے والے مغلیق قوی کارکنوں کی جاسوسی کی جائے۔ اور مسلم یہ کواس جرم کی پاداں میں سختی و گردن زندی قرار دو جائے کہ یہ ایک دن انگریز سے لازک اس کا پنجہ استبداد و استعمار مردوڑا لے گی۔ اور ملک کو آزادو کر کے اس میں قرآنی نظام کو بروئے کار لانے کے امکانات پیدا کر دیگی کیا اسی کا نام عشق قرآن ہے؟ یہی عشق الہی ہے۔ یہی ولایت ہے۔ اور یہی مجددت

آں کتاب زندہ قرآن حکیم ذوق جعفر کاوش رازی نہ ماند حکمت او لایزل است و قدم آبروئے ملت تازی نہ ماند لخ اسرار بخوبیں حیات لمحہ بہا ریگڑ دیں شداست بے ثبات از قوش گیرد ثبات ہر لیمیز راز دار دیں شداست نوع انسان را پیام آخریں اے کہ از اسرار دیں بیگانہ مال او رحمت للعلیین بایک آئین ساز اگر فرزان اے گرفتار رسم ایمان تو ازیک آئینی مسلمان زندہ است شیوه ہانے ہری زندان تو پیکر ملت ز قرآن زندہ است

قطع کردی امر خود را در زبر افرض قرآن ایک شابط حیات ہے۔ اور آئین جاہد پیائی الی شنی نکر ملت! اور اسے اپنی ساری زندگی کے جملہ گوشوں کر تو می خواہی مسلمان زیستن کونوں پر ملڑاں و ملڑاں کا حق دینے کا نام ہے۔ اسلام نیت ممکن جزپ قرآن زیستن صرف قرآن کو پڑھ لینے اسے مناکروں میں پیش کر دینے اور پھر اخلاق و سیاست و معاشرت آؤ! علم و خبر کی پیشی اور فکر و نظر کی گراوٹ کہ

اسلام اور خدا اور رسول کی سرگشی گردانیں اور خود اسلام اور رسول کی اطاعت سے مرتے دم تک سرگشی کریں۔ فرنگی آئین کی بدال و جان اطاعت کو تو شر انداز بیعت میں جگد دی جائے۔ اور اسلامی آئین کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ انگریزی نظام کو رحمت اور برکت قرار دے کر اس کی پرستش کی جائے۔ لیکن اسلامی نظام کو پامال و نظر انداز کر کے اسلامی اصول میں کیڑے نکالے جائیں۔ اور اصل اصول اسلام۔۔۔ جملو۔ کو بدتر اور حرام نہ رہایا جائے۔ راجح الوقت کافران نظام حکومت کی بقاء و قرار اور توسعہ و ترقی کے لئے تو رات دن دعائیں مانگی جائیں۔ اور متروک و مجبور قرآن کے مخلوق و مجموع حیات کو پھر بروئے کار لانے کا بھی بھولے سے بھی دل میں خیال نہ پیدا ہو

اور پھر اس پر بس نہیں

ہتھ مسلم ز آئین است و بس کو تحفہ آنہ مجتہدین کو رضی اللہ عنہم اتحمین اور آخر عشق و محبت یہی جانا تو نہیں خاک پروانہ پر دیکھو ابھی کیا کیا گذرے خلاف قرآن فرنگی نظام کو متزلزل اور کمزور کرنے والے مغلیق قوی کارکنوں کی جاسوسی کی جائے۔ اور مسلم یہ کواس جرم کی پاداں میں سختی و گردن زندی قرار دو جائے کہ یہ ایک دن انگریز سے لازک اس کا پنجہ استبداد و استعمار مردوڑا لے گی۔ اور ملک کو آزادو کر کے اس میں قرآنی نظام کو بروئے کار لانے کے امکانات پیدا کر دیگی کیا اسی کا نام عشق قرآن ہے؟ یہی عشق الہی ہے۔ یہی ولایت ہے۔ اور یہی مجددت

گروہی ائمۃ الحنفیہ بولی

اگر اسلامی شریعت کے احیاء و نفلذ اور قرآنی نظام کے اجزاء و استقرار کی ہر ممکن مخالفت اور فرنگی حکومت کی بقا و حفاظت غیر اسلامی نظام کے استحکام و دوام اور مخالف قرآن آئین کے قرار قائم کی ہر ممکن

بھیالے۔ اور وہ بد نصیب مسلمان مهاجر جن کے گوشت پست جن کے لو اور بندیوں سے پاکستان کا غل کار اپنا۔ مند دیکھتے رہ گئے۔ اور پھر یہ نہ سمجھئے کہ مهاجرین ہی نے پاکستان کی دولت لوئی ہے نہیں! حضرات "النصار" بھی اس ملی نیمیت کی غارت گری میں مهاجرین سے بچھے نہیں رہے۔ میاں صاحب خطبہ بعد (۲۹ نومبر سن ۱۹۸۶ء) میں ان اسرار نہیں کو یوں بیان دو عیاں کرتے ہیں۔

"میں مغلی پاکستان والوں کو لیتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر برا فضل کیا ہے۔ انہوں نے اس طرف اپنی جائیداً کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا۔ لیکن اس طرف انہوں نے دوسروں کے ساتھ (اخلاقی اور آئینی) دونوں اختیارات ناجائز اور حرام ذرائع سے مدیر برابر کا حصہ لیا ہے۔ سینکڑوں ایسے آدمی ملتے ہیں جن کی پسلے کوئی جائیداً نہیں تھی۔ اب وہ کار خانوں کے مالک بن گئے! بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہندوستان سے باہر گئے ہوئے تھے فسادات میں وہ یہاں آگئے۔ لیکن لوٹ مار میں ان کو حصہ مل جائے۔ بہت سے شہروں میں ایسا ہوا ہے، بہرحال اکثر کی اقتصادی حالت پسلے سے بہت اچھی ہے۔"

(الفضل ۱۳-۱۴ ص ۵ کالم ۱۹۸۶ء)

قادیانی سیاست ہندوستان اکھنڈر ہے

یہ تو ہوئی نچلے طبقے کی پاکستان نوازی اب ذرا اپر کے طبقے کی پاکستان دوستی ملاحظہ ہو ہم نے ابھی عرض کیا ہے کہ مرزا صاحب کی امت نے تقیم ملک اور پاکستان کے قیام کی اشد خلافت کی ہے ہم نے اس پاکستان کے قیام کی اشد خلافت کی ہے کیونکہ اس کے اصلی رنگ صحبت میں مرزا یت کو نیکا کر کے اس کے اصلی رنگ دروپ میں اسے پیش کرنے کی دیانتہ ارادہ کوشش کی ہے۔ اور ہم نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دلائل میں مرزا صاحب اور اکابر مرزا یت کے اقوال مع حوالہ پیش کئے ہیں۔ لیکن کسی کو انکار و روگردانی کی گنجائش اور فرار کی جگہ ہی نہ ملے گواں طرح افتخار یہ طویل تو ہو گیا ہے۔ جس کے لئے ہم

ساری عمر میں اپنی سیٹ کے لئے لوتے جلتے رہے۔ انہیں اس طرف گوشہ چشم الفاظ مبذول کرنے کی بھی فرصت ہی نہیں ملی۔

فرصت کمال کہ تمیٰ تنا کرے کوئی وہ قرآنی نظام کو درہم برہم کرنے والے انگریز کی خوشنام و چالپوی اور اسلامی آئین کو زیر وزیر کرنے والے فرنگی اقتدار و استعمار کے استحکام و استقرار کے لئے انتہائی سرگرمی سے کوشش اور سایہ رہے۔ مگر جب ان کے علی الرغم اس کا خاتمہ بالخیر ہو گیا۔ اور انگریز بستر گول کر گیا۔ تو ان کے خلفاء انہیں سب سے افضل رسول اور کم از کم امت میں سب سے برا عاشق قرآن اور سب سے اعلیٰ مجدد اسلام ہنانے لگے۔ ہلقہ سرگرمیاں ہے اسے کیا کئے

آخری ڈھنائی یہ تو تمید کرم ہے دل خون گستہ ابھی دیکھ کیا کیا نگہ یار کے احسان ہو گئے یہ بہت بڑی ڈھنائی اور ستم آرائی سی۔ لیکن انتہائی نہیں۔ ستم طریقی کی انتیا یہ ہے۔ کہ جب

قائد اعظم اور اسی مسلم لیگ نے جس پر مرزا صاحب کا نزلہ گرا تھا اور اسی لئے گرا تھا کہ کبھی یہ ہمارے محسن اور مربیان "اولی الامر" اور "طلی اللہ" سے اقتدار چھینے گی۔ بزور بازو انگریز سے اقتدار چھیننا۔ اور بعندہ تعالیٰ پاکستان بن گیا۔ تو یہ اسلام کے دشمن اور مسلم لیگ کے بدترین معاند اور تقیم ملک و قیام پاکستان کے اشد خلاف شرم و حیا کی آنکھیں بند کر کے۔ خود پاکستان ہی کو "حضرت مرزا صاحب" کی دعاوں کا نتیجہ اور آپ کی نبوت ولامت کا شمرہ تھانے لگے۔ اس کی وزارت خارجہ اس کے فوجی عمدوں سول کی اعلیٰ ملازمتوں اور بڑی بڑی آسمیوں پر چھاگئے۔ پاکستان کی جائیداد کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔

لاہور۔ کراچی۔ سیالکوٹ وغیرہ مرکزی مقامات پر اچھی سے اچھی کوئی نہیں۔ بیداریاں۔ دکانیں اور اچھے سے اچھے افع بخش اوارے اور کارخانے انہوں نے

معاملات بلکہ عبادات تک میں اس کی رہنمائی پر اعتبار نہ کرنے کا نام اسلام نہیں محمد رسول اللہ کے عشق و محبت کا دعویٰ کر کے عملی زندگی کی کسی شاہراہ پر محمد رسول اللہ کی قیادت قبول نہ کرنا اور زندگی کی بائیکیں انگریز کے گورے ہاتھوں میں دے دینے کا نام اسلام نہیں۔ یہ اسلام سے بغاوت ہے۔ اسی کا نام کفر ہے۔ اسی کا نام منافق ہے اور یہی سب سے بڑی آفت ہے۔

انگریز قرآن کا مکمل دشن ہے۔ اور دین کا مکمل معاندو مخالف۔

اس نے اپنے دور اقتدار و استبداد میں دین کو مسلی ہی نہیں دیا کچل دیا۔ دین کی رگ حیات کا کر رکھ دی۔ "پر عل لام" کے نام سے نکاح و طلاق اور بے روغ سجدہ نہ نماز کی آزادی دے کر اسلام کے پورے نظام اور قرآن کے پورے آئین کو انگریز نے مutil اور پورے قرآن کو منسوخ کر کے رکھ دیا۔

"مدد وقت" کی دلنش و بصیرت ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اس ملعون اور مردود صورت حالات کو خدا کی رحمت و برکت سمجھا۔

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت نہ ادا سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد انسیں انگریز کے دربار سے "سخت و مجدد" کی کری مل گئی۔ انہوں نے اسے نیمیت سمجھا۔ اور اس میں کوئی قیامت نہ دیکھی کر

اولی الامر ہے صاحب اقتدار! "مجد" فقط اس کا سائیں ہے بہرحال یہ الم انگریز اور دروداں حقیقت ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بیس ہسہ بلند بلگ دعاوی اسلام کو آزاد اور متذکر و محبور قرآن کے محروم و مظلوم نظام حیات کو پھر سے بحال کرنے کی اولیٰ سی کوشش بھی نہ کی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے ذہن و نظر کی اس حد تک کبھی رہنمائی بھی نہ ہوئی تھی۔ وہ

ساری تاریخ اور انتہائی گھناتی تصور بجا کر انہیں پاکستان کا جنم داتا قرار دیا۔ بلکہ شرم و غیرت کی آنکھیں بند کر کے قرار داومنا صد کے پاس ہونے پر یہاں تک کہ دیا۔ کہ یہ بھی حضرت مرتaza صاحب کے خواب کی تعبیر ہے۔ اور ”آپ کے نقط نگاہ کی تفسیر“۔

لاہوری قادریانیوں کے آرگن ”پیغام صلح“ کا انتخاب (۲۳ مئی) ملاحظہ ہو گئے ہیں۔

کسی گذشت اشاعت میں ہم نے وزیر اعظم پاکستان کی قرار داومنا صد اور مولانا شیر احمد عثمانی کے تائیدی بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے اس حقیقت کا انہمار کیا تھا۔ کہ ان دونوں میں اپنی خیالات کو احسن چیزیں میں بیان کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ مثلاً ”قرآن اور سنت کو سب چیزوں پر مقدم کر کے انہیں پر دستور حکومت کی بنیاد رکھنا۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے سوائے اور کسی کا اصول نہیں تھا۔ آج اسی اصول کو پاکستان کی دستور ساز اسٹبلی نے قرار داومنا صد میں دستور نومت کی اسas تحریر کر ٹابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مجدد وقت کافرین باکل صحیح اور ہر طرح لائق تقدیم ہے۔“

اس حق گوئی اور صداقت پر ہم مدیر تحریم پیغام صلح کی خدمت میں ”ہدیہ تبرک“ پیش کرنے کے بعد اگر کچھ کہ سکتے ہیں۔ تو صرف یہ دعا! کہ حق تعالیٰ حکومت پاکستان کو اسلامی شریعت کی پوری ایجاد اور حضرت مجدد وقت کی کامل تقدیم کی توفیق جنت فرمائے۔ گاہ کہ یہ باقی کذاب و دجال مدعی نبوت و ارشاد اور مزغم و تی والام کو نبی اور مجدد مانتے والے باقی دین اور مرتد عن الاسلام کو داخل جنم اور واصل نظر ہونے کی بشارت سنائے۔ آمین!

حضرت امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد بھی سن یجھے۔ الہارج کے خطبہ بعد میں ”فرماتے ہیں۔“

بس ہوئی بھی نہیں چاہئے۔ بلکہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مثناء اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف بوڑھے قائد اعظم کی همت و قوت اور ان کی غلط اور فضول قیادت میں مسلم لیگ کی سرگرم جدوجہد اور ملت اسلامیہ کی جان فشائی و قربانی سے یہو پاکستان بن گیا ہے اس کا صلحیتی پر قائم رہنا مزاییت کے مذہب حق کے باطان کی دلیل ہے۔

لہذا اس کو (خاک بد ہنس) صلحیتی سے مناویتے اور پھر سے ہندوستان میں مدغم کر کے اکھنڈ ہندوستان بنانے کے منصوبے باندھے جاتے ہیں اور اسی مجلس عرفان کے اسی بیان میں کما جاتا ہے۔

”ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو۔ اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا رہیں۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے..... بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بننے کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔“

(ارشادات) ”مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادریان

مندرجہ ”الفضل“ ۵ اپریل سن ۲۷، ص ۳ کالم

۲-۱)

سوال یہ ہے کہ مرزا محمود کے ان پلاک علام۔ ان ملعون منصوبوں اور ان کی جماعت کی ان خلاف۔ پاکستان سرگرمیوں کے پیش نظر ملت پاکستانیہ اور حکومت پاکستان کا بھی کوئی فرض ہے یا نہیں؟ کیا ان دشمن پاکستان عناصر کی حوصلہ افزائی کی جائے گی؟ اور ان کی ملعون سازشوں، ریشه دوائیوں اور فتنہ انگیزیوں کو پھلنے پھولنے اور بار آور ہونے کی اجازت دی جائیں؟ تا انکہ یہ فتنہ قیامت بن کر سامنے آجائے۔

قرار داومنا صد احمدی نقط نگاہ کی تفسیر ہے و زیر اعظم اور علامہ عثمانی مجدد وقت کے مقلد ہیں اور صرف اسی پر بس نہیں کہ مرزا صاحب کی

حضرات قارئین سے معدورت خواہ ہیں۔ لیکن ہمارا کیس مضبوط اور ناقابل ترویج ہو گیا ہے۔ اچھا لجھے! ذرا ہمارے اس دعوے سے کی جو بظاہر ایک الزام و اہتمام نظر آتا ہے تقدیم میں ”حضرت نبیت امسق مصلح موعود“ میاں صاحب مرزا شیر الدین محمود احمد کے ”الہامی“ ارشادات سن یجھے۔

فدادات مارچ سن ۲۷، کے بعد ۳۰ اپریل کو مجلس عرفان میں میاں محمود احمد صاحب نے ”ارشاد فرمایا۔“

”جبان تک میں نے ان پیشگوئیوں پر نظر دوزائی ہے جو مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے۔ غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہتا چاہئے۔ اور ہندوؤں اور میاںیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیش قومیں جو ہندوؤں کے متعلق ہیں۔ اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ مثلاً ”جسے شگردار مرزا غلام احمد کی ہے اور اسے روور گوپال تیری مہماں تباہی میں لکھی ہے..... اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال انہجے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں گا۔ ملک کے حصے بخڑے نہ ہوں بے شک یہ مشکل کام ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحدوں ہوں..... بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بننے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔“ (الفضل ۵ اپریل سن ۲۷، ۶۴)

پاکستان کی پیشہ میں چھر! اگر پاکستان بن گیا تو ہم اسے جلد منادیں گے

پھر اسی پر بس نہیں اور مسیح موعود علیہ السلام کے اہم اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے پیش نظر اسی پر

شرماتے۔ ان کے اہم ارشادات کو نوک زبان پر لانے سے کرتا تھے۔ اور سر قرطاس لکھنے سے گھبرا تھے ہیں۔ اسی انگریز کی خدمت و اطاعت کو بیٹھے۔ جو پالغاظ مرزا صاحب، مرزا صاحب کا سرمدیہ حیات اور باعث صد ہزار فخر مبلبات کا رہا ہے۔ جو ان کی زندگی کا انصب العین ہے۔ یہ لوگ اس کا ذکر نہ کر سمجھ سکتے۔ اور انگریز کا نام سن کر عروس نوکی طرح شرمندہ اور سرگمندہ ہو جاتے ہیں۔ اسی "پیغام صلح" ہی میں ہے۔

"جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا باقاعدہ اجتماع ہو سے ۱۸۹۲ء میں منعقد ہوا۔ اس کی کیفیت "آئینہ کملات اسلام" میں درج ہے۔ اسی کیفیت میں لکھا ہے۔ آئندہ بھی اس جلسے کے یہی مقاصد ہوں گے کہ اس گورنمنٹ برطانیہ کا چاہیشگزار اور قدروان بننے کی کوششیں اور تدبیریں کی جائیں۔"

"پیغام صلح" ص ۱۵۶-۳۲)

اب ہر سال قادیانی اور لاہوری جماعتیں یہ سالان جلسے منعقد کرتی ہیں۔ "افضل" اور "پیغام صلح" میں کئی ماہ سلسلہ خطبے پر خطبہ دیتے ہیں۔ جلسے کے دوسرے مقاصد کے متعلق زمین و آسمان کے قلبے ملاتے ہیں۔ گمراہ اہم مقدمہ کو زبان و قلم نہیں لاتے۔ نہ جلوں کے پروگرام میں اس مقاصد عظیم کے متعلق کسی تقریر کے لئے دوچار منٹ وقت رکھا جاتا ہے ایم جماعت اور امام سلسلہ سے لے کر معمولی مبلغیں تک نہ جاؤں۔ بوڑھوں بلکہ پچھوں اور عورتوں تک کی تیسیوں تقریریں ہوتی ہیں۔ کسی ایک پروگرام میں ایم اور امام کی نہ سی کسی معمولی مبلغ کی کوئی ایک تقریری اس مقدمہ عظیم کے متعلق دلخواہو۔ کسی مردوں کی پچھی شکرگذاری۔ اور قدروالی کی کوششیں اور تدبیریں نہ کرو ہوں۔ نہیں دکھائیں۔ پیغام صلح ہر سال جب اپنے سالان جلسے کا پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ تو دوسری مقاصد کو بیان کرتے

ولد الزہرا۔ نطفہ سخا۔ شتر مرغ۔ بھیڑیے۔ کتے۔ سور۔ پچھو۔ شیطان۔ مردود۔ ملعون۔ کینے۔ بدیخت۔ بد ذات بے حیا۔ مردار خور۔ یہودی۔ یہمالی۔ فرعون وغیرہ "الہای اقوال و ارشادات" اور "نبوی القابات و اعزازات تو ہزاروں بار سن سن کردن کے کان پک گئے

اسلامیوں کے کان میں نا سور پڑ گئے سن سن کے قادیانیوں کی بذنبیاں لیکن ایک نظام حیات کی حیثیت سے اسلام کی نشانہ ہانیہ کا کسی نے کبھی کوئی لفظ نہ سن۔ ان ناقابل انکار حقائق و واقعات اور زندہ و پاکندہ نکالنے والوں مشاہدات کے بعد بھی اگر میاں صاحب محمود احمد، مرزا صاحب کو اولو العزم نبی اور سب سے بار ارسل پہلا میں۔ اور مولوی صاحب محمد علی "حضرت صاحب" کو مجدد وقت المام الزہرا۔ ساری امت میں ہے نظیر عاشق قرآن و رسول اور پاکستان کا جنم داتا۔ اور قرآنی نظام حیات کا سب سے پہلا داعی۔ اور اسلام کی نشانہ ہانیہ کا سب سے پہلا ناش و مصور اور متحرک و مبلغ قرار دیکر آپ کو قرار داد و مقاصد کا سر شرہ اور وزیر اعظم پاکستان محترم یافت علی خان اور شیخ الاسلام مولانا شیخ احمد عثمانی کو "حضرت صاحب" کا مرید اور مقلد تھرا میں۔ تو اس ستم مئی ۱۹۷۰ پر ہم تو وہی کچھ عرض کریں گے۔ جو اس کام کے سر آغاز پر عرض کر کچھ ہیں یعنی شرم تم کو مگر نہیں آتی!

ایس چہ بوجعبی است
اس سلسلہ میں ایک دلچسپ حقیقت کا اکٹھاف
تعجب ویرت کا باعث ہو گا۔

ہمارے یہ میریان جو محترم وزیر اعظم اور حضرت شیخ الاسلام کو "حضرت مسیح موعود" کی چوکھت پر جمکاتے نظر آتے ہیں۔ ان کا اپنا یہ حال ہے کہ "حضرت صاحب" کی تعلیمات کے تصور سے

"یہ جو پاکستان کی اسیبلی میں آئیں ہانے کے لئے قرار داد مقاصد وزیر اعظم نے پیش کی ہے۔ میں نے پچھلے ہفتے اس کے متعلق بتایا تھا۔ کہ وہ احمدی نفط نگاہ کی صحیح تفسیر ہے۔

اسلام کی نشانہ ہانیہ اور حضرت مجددی کی نہیں بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ یہ اسلام کی نشانہ ہانیہ ہے اب ذرا فرمائیے یہ خیال کمال سے ایا؟ کیا مرزا صاحب سے پہلے بھی کوئی اسلام کی نشانہ ہانیہ کا ہام لیتا تھا؟ کیا جو شخص آج سے پچاس سال پہلے، جب ان چیزوں کو ناممکنات میں سے سمجھا جاتا تھا۔ ان خیالات کو لیکر اخذ اس کی مجددت میں کام ہو سکتا ہے؟"

ن "حضرت موالا!" کس کی مجال سے کہ اس کی مجددت میں شک کر کے ہر کہ شک آرڈ کافر گردد۔ لیکن آخر یہ کیا مدد ہے کہ فرنگی کے کافران نظام کے حق میں خدا دلوں نعمت سالی عاطفت۔ سالی رحمت شرۃ الامر ملکم۔ محسن حکومت۔ گورنمنٹ محسن مبارک دولت برطانیہ۔ گورنمنٹ انگریزی کی بدل و جان اطاعت۔ گورنمنٹ برطانیہ کے پچھے خیر خواہ اور مطیع۔ بکھور نواب یقینیت گورنر بمالور دام اقبال۔ تاج عزت عالی جناب مکرمہ ملکہ معلمہ قیصرہ ہند و ام اقبال۔ اپنے اور دینی کارناموں کے متعلق خود کاشتہ پوڈ۔ پچاس الماریاں پچاس ہزار کتابیں۔ رسائل اور اشتخارات سرکار انگریزی کی راہ میں "باوجود حرمت جہاد و قیال۔ مدیر) اپنے خون بہانے اور جان دینے والے "جزر سلطنت" اے ملکہ مظہر قیصرہ ہند ہم عاجزان اوب کے ساتھ تیری حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں۔" اور جہاں کے متعلق جہاں کے غایبا خیالات احتقون کے دلوں کو خراب کرنے والے دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قیال اسلام کو بدھام کرنے والا بدھر مسئلہ جہاں اور اولیائے اللہ علمائے دین اور عامت المسلمين کے حق میں ولد الاجرام۔ حرام زادے بکھروں کی اولاد۔ بکھر۔

معروضات پر غور اور اپنے عقیدہ پر نظر ہانی کریں۔ ہیں۔ وہاں بھی گورنمنٹ برطانیہ کی قدر دلی کی تدبیر سوچنے کو حذف کر دیتے ہیں۔ علماء یہود تو عافیت کا درود ادا ہے۔ آخر ایسے نبی یا "مدد" پر ایمان لانے سے کیا حاصل؟ جس کے "ارشادات والہلات" کئے سننے اور پڑھنے لکھنے سے آدمی کو دنیا میں شرم آئے۔ اور جو قبر و مشریع میں بھی کام نہ

ہائے کار کے نے آئی
میری زبان پر حق بات آج آئی گئی
خطا عاف کہ مجبورِ حکمتو ہوں میں
الحمد للہ! لکھ حق کا اعلاء ہو گیا۔ ہم مطمئن ہیں۔
کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ہماری طرف سے
اپنام جنت ہو گیا۔ اب یہ "احمدی" و مسوؤں کا فرض
(شکریہ ہفت روزہ حکیم اعلیٰ جلد ۳ شمارہ
○ ۲۸۲۷

ہوئے۔ اس اہم مقاصد کو وغیرہ وغیرہ کر کے پی جاتا ہے پرانچے اسی پرچہ میں لکھتا ہے۔

"جماعت کے پیش نظر ہدایت مقاصد رہے ہیں۔ جو کہ حضرت بالی تحریک احمدیہ کے مقاصد تھے۔ اور آج اس جماعت کا سالان اجتماع بھی اسی روح اور ترب پ کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔ جو آج سے انصاف صدی قبل اس جماعت کا مطلع تھا اور نصب العین تھا۔ یعنی آنکہ بھی اس سالان جلسے کے بھی مقاصد رہیں گے۔ کہ اسلام اور ہدروی نو مسلمین۔ امریکہ اور یورپ کے لئے احسن تجویز سوچی جائیں۔ اور دنیا میں نیک چلنی۔ تقویٰ مہارت اور اخلاقی حالات کو ترقی دینے اور اخلاق اور عادات رذیلہ اور رسوم قبیح کو قوم میں سے دور کرنے کی کوششیں اور تدبیر سی کی جائیں۔ وغیرہ وغیرہ

(ایڈنریل "پیغام صلح" ص ۱۵۶-۱۲-۳۲)
اب زر الامیر جماعت کی اخلاقی جرأت ملاحظہ ہو

مولوی محمد علی صاحب اسی جلسہ کا پروگرینڈ اکرتے ہوئے جمڈ کے ذطب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"سن ۱۸۹۱ء میں آپ نے سچ موعود کے دعویٰ کا اعلان کیا اور سن ۱۸۹۱ء میں ہی آپنے سب سے پہلے سالان جلسہ کا اعلان کیا۔ اور اس کے مقاصد میں اس بات کو رکھا۔ کہ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے وسائل سوچے جائیں۔ اور وہاں کے نو مسلموں کی ہدروی کے وسائل سوچے جائیں.... آپ نے فرمایا کہ آنکہ بھی اسی جلسے کے بھی مقاصد ہو گئے کہ اشاعت اسلام اور ہدروی نو مسلمین امریکہ اور یورپ کے لئے احسن تجویز سوچی جائیں۔"

(پیغام صلح ص ۳۰۳۰۶-۳۰۳۰۷-۳۲)

غور فرمائیے کہ جہاں مولوی صاحب اپنی طرف سے مرا صاحب کے بیان فرمائے ہوئے مقاصد جلسہ کی تعبیر کرتے ہیں۔ وہاں بھی گورنمنٹ برطانیہ کی بھی شکر گذاری کی کوششوں کا ذکر نہیں کرتے۔ اور جہاں خود مرا صاحب کی عبارت لفظ کرتے

مکتبہ لدھیانوی کی نئی پیشکش شخصیات و تاثرات

مکتبہ لدھیانوی نے حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے معاشرۃ الارامقالات، علمی اور تحقیقی مضایف کو "مقالات یوسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔

بھجہ اللہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی "شخصیات و تاثرات" کے نام سے شائع ہو چکی ہے جس میں حضرت مدظلہ نے اپنے ہم عصر علماء، اکابر، مشائخ اور بزرگان دین کا نامیت ہی محبت و عقیدت سے تعارف و تذکرہ فرمایا ہے۔ جو بالا مباحثہ حضرت مدظلہ کا اپنے اکابر اور ہم عصروں کے نام شاندار خراج تحسین اور نصف صدی کی حسین یادوں کا انیس ترین مرقع ہے۔ قیمت - ر ۵۰ اروپے

تاجر حضرات اور دینی طلبہ کے لئے خصوصی رعایت ہو گی۔ آج ہی آرڈر بک کرائیں۔ وہی لپی ہر گز نہیں ہو گی۔

مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۲۲ افیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸
رالبطے کیلئے: حافظ تحقیق الرحمن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر انی نمائش ایم اے
جنح روڈ، کراچی فون ۰۰۸۰۳۳۷

عامہ اسلام اور قادریانیت

میری جماعت کو ہر ایک طور کی بدگولی اور بدائدی شی سے ایذا دینا اپنا فرض سمجھا۔ اس تکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان بادوں مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورنمنٹ اگریز کے شرگزاری کیلئے ہزار ہا اشتخار شائع کئے گئے۔ اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام و غیرہ تک پہنچائی گئیں۔ یہ باقاعدے ثبوت نہیں اگر گورنمنٹ توجہ فرمائے تو نہیت بدیکی ثبوت میرے پاس موجود ہیں۔

(درخواست بکشور یعنی نہیں گورنر بدار تبلیغ

رسالت ص ۷۷)

گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ قادریان سے جو مبلغ اسلامی ممالک میں بھیجے جاتے تھے۔ انہیں قادریانی ثبوت کی جانب سے بہایت ہوتی تھی۔ کہ وہ اسلامی ممالک کے رعایا کے سامنے گورنمنٹ برطانیہ کے فضائل و مناقب بیان کریں۔ ان میں باہمی امتحار و تفریق پیدا کریں۔ مسلمان حکام سے رعایا کو برگشۂ کریں اگریز پرست افراوس سے روایا قائم کر کے انہیں اسلامی حکومت سے بعثتوں و خداری پر آمادہ کریں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو چکم دے کر انہیں قادریانی ارتداو کی راہ پر لگائیں۔ قادریان کا یہ جاسوی نظام اسلامی ممالک میں کس طرح کام کرتا تھا؟ اس کی چند مثالیں پیش کر دیا کافی ہے۔

افغانستان

۱۹۰۳ء میں ایک عبد اللطیف ہائی انقلابی ملک کو

ہے اور تم نہیں، تمام چناب اور ہندوستان کے نتوے، بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو۔

۳۲ یہی اگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خوانخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تکوar کے خوف سے تم قتل کے جانے سے پچھے ہوئے ہو۔ زر اگری اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ویکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔

سنو! اگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے وہ پر (احوال) ہے۔ پس تم دل و جان سے اس پر کی قدر کرو۔ اور ہمارے خلاف جو مسلمان ہیں۔ ہزار ہا درجہ ان سے اگریز اچھے ہیں۔ کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔

(اپنی جماعت کے لئے ضروری فصیحت منجانب مرزا غلام احمد قادریانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۲)

اور قادریانی گروہ۔ مسلمانوں کے نزدیک مرتد اور واجب القتل کیوں ہے؟ اس کا جواب مرزا غلام احمد قادریانی سے سنئے۔

"گورنمنٹ حقیقت کرے کہ کیا یہ حق نہیں کہ ہزار ہا مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور

کافر افریق کی نمک خواری اور ملت اسلامیہ سے خداری قادریان کے مغل خاندان کی سرشت میں داخل تھی جس کے شوہر پسلے گزر چکے ہیں۔ قادریان کے "سرکاری نبی" نے نہ صرف اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھا بلکہ الہامی سند عطا کر کے اسے عالم اسلام میں پھیلانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادریانی نے ملت اسلامیہ کی عداؤت اور اگریز کی وقارواری اپنی جماعت کے ذہنوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی چنانچہ اپنی جماعت کے ہام فرمان جاری کیا کہ:

"یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کا شرگزار نہ ہو۔" یہ تو سچوں کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ ہے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا نہ کہاں ہے؟ ایسی سلطنت کا بھلانام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کیلئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ تم ان کی نگاہ میں کافر اور مرتد نہ ہرچکے ہو۔ سو تم اس خدا دلوں کی قدر کرو اور تم یقیناً" سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت اگریزی تمہاری بھلائی کے لئے اس ملک میں قائم کی ہے۔ لور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی ہاود کر دے گی۔ یہ مسلمان لوگ، ہو فرقہ احمدیہ کے خلاف ہیں تم ان علماء کے فتوے سن چکے ہو۔ یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو اور ان کی نظر میں ایک کتابی بھی رحم کے لائق

قایوان کا یہ نواب بھی شرمندہ تعبیرت ہوا۔
کے... اس جنگ کامل میں قایوان نے ہر چیز طریقہ
سے انگریزوں کو مدد پہنچائی۔ الفضل کے بیان کے
مطابق ”جب کامل کے ساتھ جنگ ہوئی ہے تو
ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر (انگریزوں
کو) مددی اور خلاصہ اور کمی قسم کی خدمات کے ایک
ڈبل کمپنی پیش کی جس کی بھرتی ہو جنگ کے بعد
ہو جانے سے رک گئی ورنہ ایک ہزار سے زائد آؤں
اس کے لئے ہام لکھا چکے تھے۔ اور خود ہمارے سلسلہ
بانی کے چھوٹے صاحبو اور ہمارے موجودہ الام کے
چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور چہ ماہ
تک رائپورٹ کو میں رضا کار ان طور پر کام کرتے
رہے۔“ (الفضل ۲۳، جولائی ۱۹۸۰ء)

۸.... قایوانی جماعت کی افغانستان سے عداوت ہی
کا کردار ہے کہ پاکستان کے پال و زیر خارج مشرف ظفر
الله خان قایوانی نے پاک افغان تعلقات کو اس انداز
سے بگڑا کہ آج تک دونوں براور اسلامی ملکوں کے
تعاقبات صاف نہیں ہو سکے۔ دو مسلم ہمسایہ ملکوں
کے درمیان عداوت اور تلقی کے پیش یوں ناقایوانی
کیں مرزان قایوانی کی پیش گوئیوں کی طرح ظیف

گی۔ ۷... قایوانیوں کی اس تاریخ جمارت کے خلاف
افغانستان کی اسلامی حکومت نے جس رو عمل کا اعلیٰ حکام
کیا اس کا خونگوار تجھیہ یہ تھا کہ افغانستان کی سر زمین
قایوان کی نعلیٰ نبوت سے پاک ہوئی۔ اور اس کے
بعد قایوانیوں کو آئندہ جرات نہ ہو سکی کہ وہاں کفر و
ارتداد کی محلی تبلیغ کر سکیں۔

۸... حکومت افغانستان کے اس جرائمدانہ اقدام
سے قایوانی اور ان کے سفید آقا (انگریز) دونوں
افغانستان کے دشمن بن گئے۔ ۱۹۸۵ء میں قایوان
کے ظیف نے ”لیگ آف نیشنز“ سے مطالبہ کیا کہ
افغانستان سے ایکشن لیا جائے۔

۹... ۱۹۸۹ء میں انگریز نے افغانستان کو جنگ میں
اجھایا۔ تو قایوانی میں مسٹر اور شادمانی کے شاہزادے
بخت گئے۔ اور ظیف قایوان نے فرط مسٹر میں
اعلان بھی کر دیا کہ:-

”عقریب ہم کامل میں جائیں گے۔“ (الفضل ۲۷، مئی ۱۹۸۹ء)

لیکن مرزان قایوانی کی پیش گوئیوں کی طرح ظیف

قایوان میں چار ماہ کی جاسوسی ٹرنگ دینے کے بعد
کامل بیجا گیا۔ جس کو وہاں کی حکومت نے پہ بڑائے
ارتداد و جاسوسی سنگ سار کرایا گیا۔ ظیف قایوان مرزان
محمود صاحب عبد اللطیف مرزائی کے قتل کا بیب
ایک جرمی انجینئر کے حوالے سے بائی الشاذل بیان
کرتے ہیں۔

”صاحبزادہ عبد اللطیف کو اس نے شہید کیا گیا کہ
وہ جمال کے خلاف تعلیم دیتے تھے۔ اور حکومت
افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانیوں کا
ذبہ ب حرمت کمزور ہو جائے گا۔ اور ان پر انگریزوں کا
اقدار چھا جائے گا۔

اگر صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب خاموشی سے
بیٹھ رہتے اور جمال کے خلاف کوئی لفظ بھی نہ کہتے تو
حکومت افغانستان کو انہیں شہید کرنے کی ضرورت
محسوس نہ ہوتی۔“ (الفضل ۶، اگست ۱۹۸۵ء)

۱۰... اور اس واقعہ سے ڈھائی تین سال قبل اسی
نویعت کا واقعہ ایک عبدالرحمان نامی مرزائی کے
ساتھ پیش آیا۔ اسے بھی حکومت افغانستان نے قتل
کروادیا۔

۱۱... ۱۹۸۵ء میں افغانستان میں دو اور مرزائی پکڑے
گئے۔ جن کے بارے میں حکومت افغانستان نے
مندرجہ ذیل پر لیں نوٹ جاری کیا۔

”کامل کے دو اشخاص ملائیں ملائیں چار آسیانی و ملائی
نور علی و کاندار قایوانی عتمد کی تائین کر کے انہیں
صلاح کی راہ سے بخلکار ہے تھے۔ جمورویہ نے ان کی
اس درکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعویٰ
واز کر دیا۔ جس کا تیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہو کر عوام
کے باخوبی پسچشتہ ال رجب کو عدم آباد
پشاوریے گئے ان کے خلاف مدت سے ایک اور
دعویٰ واز ہو چکا تھا۔ اور مملکت افغانیہ کے مصالح
کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خلوط ان کے
قبضے سے پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے وہ افغانستان
کے دشمنوں (انگریزوں) کے ہاتھ کب چکے ہیں۔ اس
واقعہ کی تفصیل مزید تفصیل کے بعد شائع کی جائے۔

مُفْتَ مِشْوَرَةٌ تَنْجِيْكَ گَالِ بِتَّلَكَرْزِ وَرَسْمٌ فون 690840 کوڈ (041) 690850

چہرے کے ڈنٹ، کمزور ہرم کو موٹا ہم پھبٹو، طاقت فر، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پہنے
درد، نزلہ، کیسہ، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و فتہ کو بڑھانے کے لئے۔

مردانہ زبانہ امراض گنجن پاپن ہگرتے بال، دسم، اسٹرل کے لئے

بالوں کو زرم گھناسا یا خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ
پر اپنی خارش چھپا کی
خون کی ضرائبی، پیشہ کی
رسوی، فانچ، یرقان، موما پاک، کمزور پسھے، بلڈ پریش، اسٹرل
مرض، گردہ مشانہ کے لئے۔
چہرے کے کھل چھاتیاں، بسوائی صن، قد، ٹھانے کیلئے

پیچا سال کے تجربہ کا مُفت مِشْوَرَة کیلئے جو اپنی لفافہ میں کسی قیمت ارسال کریں

پیغمبر شیر احمد شیر ® مخالف محرما دعا نہیں تو کوئی فضیل آباد پرست کرذ 38900 جسٹری کالس لے گئی ترینیتی اسٹ پاکستان

کہ جب بغداد "فتح" ہوا۔ اور عراق عرب پر انگریزوں کا تسلط ہوا تو انگریزوں کی طرف سے عراق کا سب سے پلا گورنر میر جبیب اللہ قادریانی کو مقرر کیا گیا۔ جو غایفہ قادریان کا برادر شیخی اور انگریزی فوج سے معتمد افسر تھا۔ ایک قادریانی کو ایک مخصوصہ اسلامی علاقے پر گورنر کرنا درحقیقت ملت اسلامی سے انگریز کا بدترین نہاد تھا۔

۵ اسی "فتح بغداد" کے موقع پر انگریزی نبی کے پالیہ تخت " قادریان " میں جشن مرثت منیا گیا۔ اور غمازوں پر چراناں کیا گیا۔ قادریان کے سرکاری آرگن روز زمانہ الفضل نے اس جشن مرثت کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ۔

" ۲۳ نومبر کو "ابن حمیدہ برائے انداد گلگ " کی زیر انتظام حسب ہدایات حضرت نبیش اللہ تعالیٰ گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں قابل یاد گار جشن منیا گیا۔ غرض کہ احمدیوں کا کوئی مکان اور کوئی عمارت ایسی نہ تھی جس پر روشنی نہ کی گئی ہو، یہ پر لطف اور مرثت انگریز نقارہ بہت موثر اور خوشنما تھا۔ اور اس سے احمدی پلک کی اس عقیدت پر خوب روشنی پرستی تھی جو اسے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہے۔ "

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء)

آہ! اس قدر دل خراش تھا یہ منظر! اگر اسلامی خلافت کے سقط اور اسلامی ممالک پر انگریز کے منحوس تسلط سے امت اسلامیہ میں صفاتِ پیغمبھری ہوئی تھی۔ مسلمانوں کے دل بڑاں اور آنکھیں گریاں تھیں۔ لیکن امت اسلامیہ کی یہ ندار، محمد رسول اللہ ﷺ کے یہ باغی کافر افرینگ کے یہ عقیدت کیش جشن مرثت مناکر مسلمانوں کے زخم پر نمک پاشی کر رہے تھے۔

شام اور فلسطین

ملک شام اور فلسطین پر انگریزی تسلط کیلئے زمین ہوا کرنے کی خاطر مرتضی العلام احمد قادریانی نے حرمت

ذویں مشرق سے داخل ہوئیں۔ ویکھنے کس زمانے میں اس فتح کی خبر دی گئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس طرف بیچاہد دراصل اس کے حملہ خدا تعالیٰ کے فرشتے تھے۔ جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کیلئے اس نے اپنے وقت پر اتارا ہاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کر کے ہر قدم کی مدد کیلئے تیار کریں۔" (۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

اس اقتباس کو بار بار پڑھئے گورنمنٹ برطانیہ کو مددی کی تکویر بیٹھا جاتا ہے۔ اور قادریانی جاوس اس تکویر کی چک تام اسلامی ممالک میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ سقوط بغداد کے الناک حادثہ کو "فتح بغداد" کے کراس پر فخر کیا جاتا ہے۔ انگریزوں کی فوج کی مدد کیلئے فرشتے نازل کے جاتے ہیں کیا اسلام وطنی کا اس سے بدتر مظاہرہ ممکن ہے؟

۳۔ اور قادریانیوں نے اس "فتح بغداد" کے موقع پر انگریز کی کس قدر مدد کی؟ اس سوال کا جواب غیفہ قادریان دوم مرزا محمود کی زبان سے سنئے۔

" عراق کی فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بھائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی (انگریزی فوج میں) بھرتی ہو کر چلے گئے۔ لیکن جب وہاں حکومت قائم ہو گئی تو انگریز نے یہ شرط کروائی کہ پاپریوں کو میساہیت کی اشاعت کرنے میں کوئی روک نہ ہوگی۔ مگر احمدیوں کیلئے نہ صرف اس قدم کی کوئی شرط نہ رکھی۔ بلکہ احمدی اگر اپنی تکالیف پیش کرتے ہیں تو بھی عراق کے ہائی کمشنز میں دخل دینے کے اپنی شان سے بالا سمجھتے ہیں۔ "

(خطبہ جمع مندرجہ الفضل ۲۳ اگست ۱۹۲۱ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ جس جماعت کا عوامی تھا کہ اسلامی جہاد حرام ہے اور انگریزوں کے مقابلہ میں ہاتھ اٹھانا کفر ہے۔ وہی جماعت اسلامی ممالک پر انگریزوں کی یورش کو مدد دینے کیلئے خون بھائی اور سینکڑوں آدمی بھرتی کرتی ہے۔

۴۔ اور قادریانیوں کی اس انگریز پرستی ہی کا نتیجہ تھا

حکومت عملی کا اولیٰ کرشمہ ہے۔

عراق و بغداد

۱۹۱۰ء میں جب برطانوی غیرت نے عراق پر دندان حرم تیز کے اور لارڈ ہارڈنگ اسلامی مملکت کو برطانوی نوآبادی بنانے کا منصوبہ لے کر عراق میں وارد ہوا تو قادریان میں سمجھی کے چلغ جلنے لگے۔ اور قادریانی جیہہ "الفضل" نے انگریز پرستی اور اسلام وطنی کا مظاہرہ ان الفاظ میں کیا۔

" یقیناً "اس نیک دن افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمده تباہ پیدا کرے گا۔ ہم ان تباہ پر خوش ہیں۔ کیونکہ خدا ملک گیری اور جہانی اسی کے پرد کرتا ہے جو اس کی حقوق کی بستری چاہتا ہے۔ اور اسی کو زمین پر حکمران بناتا ہے جو اس کا الہ ہوتا ہے، ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں، کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ بریش حکومت کی توسعہ کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے اشتافت اسلام کا میدان بھی وسیع ہو جائے گا اور غیر مسلم کو مسلم کے ہنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے۔" (الفضل اور فروری ۱۹۱۰ء)

۵۔ اور ۱۹۱۸ء میں جب بغداد پر انگریز کا تسلط ہوا اور وہاں کے مسلمانوں کو خاک و خون میں ترپیا گیا تو قادریانی امت پھولے نہیں ساتھ تھی۔ اسلام کی اس مصیبت عظیمی پر قادریانی امت فرحت و مرثت میں آپ سے باہر ہو گئی اور اخبار "الفضل" قادریان نے لکھا۔

" حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادریانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مددی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تکویر ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوش نہ ہو؟ "

" عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تکویر کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔" "فتح کے وقت ہماری

قریب کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں سے دور رکھا ہے، تم ان کو عزت دیتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل و رسول اکیا ہے تم ان کو این "و مَعْذِنَةً عَلَيْهِ" (بہاتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خیانت کارتالا یا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مردی ہے آپ نے ارشاد فرمایا

لَا تَسْتَعْمِلُوا أَهْلَ الْكِتَابَ فَإِنَّهُمْ يَسْتَحْلِلُونَ الرِّبَاءَ وَاسْتَعْيِنُو إِعْلَىٰ أَمْوَارِكُمْ وَرَئِسَّكُمْ بِالَّذِينَ يَخْشُونَ اللَّهَ

ترجمہ اہل کتاب (نصرانیوں یہودیوں) کو حکومت کا اہل کاریا افرمت ہاؤ اس لئے کہ یہ لوگ سود کو خال سمجھتے ہیں" یہ مسلمانوں میں بھی سودی نظام پھیلا دیں گے) تم سرکاری عدوں پر اور رعایا پر ایسے لوگوں کو مقرر کیا کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈارتے ہوں۔

نو سوال پلے کا حال

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ لیکن اب اس زمانہ میں تو حالات بالکل بدلتے ہیں، اہل کتاب یہودیوں اور نصرانیوں کو عام طور پر اسلامی حکومتوں میں ذمہ دار افسر اور کلرک مقرر کر دیا گیا ہے اور اس طرح انہوں نے ہداں و تاکہ جو عوام پر پورا اقتدار حاصل کر رکھا ہے۔ (قرطبی)

نو سوال بعد کا حال

مصنف فرماتے ہیں یہ نوبت تواب سے نوسال پلے امام قرطبی کے زمانہ میں پہنچ چکی تھی تو تم اپنے اس زمانہ کے متعلق کیا کہیں جبکہ اسلامی ملکوں میں شریف و نبیر اور رذیل و بے دین لوگ ایک دوسرے میں خلط ملطی ہو چکے ہیں یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کا شب دروز کی زندگی میں اختلاط عام ہو چکا ہے، زندگی کی قدریں ہی مسٹر ہو چکی ہیں، ہم نو و اپنے دین کو تحریر اور دینی احکام کی پابندی کو خلاف

از روئے حدیث عیسائیوں یہودیوں وغیرہ سے اختلاط اور میل جوں کی ممانعت اور اس کے خطرناک نتائج

حدیث کی کتابوں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

المرء علی دین خلیلہ فلینظر
احد کم من بحال
ترجمہ انسان فطرتاً اپنے دوست کے مذہب و مسلک پر ہوا کرتا ہے پس (کسی کو دوست بنانے سے پہلے) تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کر رہے ہو۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے
ان ابو موسیٰ الشعراً رضی اللہ عنہ استکتب ذمیا فكتب اليه عمر
يعنفو تلاهذا الایة

ترجمہ (عراق کے گورنر حضرت) ابو موسیٰ الشعراً
نے ایک مرتبہ ایک ذی (نصرانی) کو اپنا میر مشی (پی اے) مقرر کر لیا۔ تو امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سرزنش و ملامت کا خط لکھا اور یہی آیت تلاوت فرمائی (خط میں لکھی)

ایک اور واقعہ

وقدم ابو موسیٰ الشعراً علی عمر بحساب فرقعه الى عمر فاعجبه، وجاء عمر بكتابه فقال لابی موسیٰ این کا تبک؟ یقراء کتابک على الناس فقال انه لا يدخل المسجد فقال لم؟ اجنب هو؟ فقال هونصرانی فانتهره فقال لاتذنهم، وقد اقصا هم اللہ ولا تکرمههم وقد اها نهم اللہ ولا تامنهم وقد خوانهم اللہ

علیسائیوں کے

اسکولوں کا الجول

میں سماں بچوں

کی تعلیم و تربیت

شریعت محدث

کی نظر میے

علام ربانی فاضل اجل شیخ حسن بن مشاط
استاذ حرم مکرمه

ترجمہ ایک مرتبہ ایسی ابو موسیٰ الشعراً نے
خلیفۃ المسالیمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے صوبہ کامیزانیہ بیٹ
پیش کیا حضرت عمر کو بت پسند آیا حضرت عمر ان کا
میزانیہ بیٹ لیکر محل شوری میں آئے اور ان سے
فربا کہ تمہارا میر مشی کہا ہے؟ تمہارا یہ میزانیہ
اراکین شوری کے سامنے پیش کرے، تو انہوں نے
عرض کیا وہ تمہج "نبوی" میں نہیں آئے گا انہوں نے
نے فرمایا کیوں؟ کیا وہ تلپاکی کی مالک میں ہے؟ تو
انہوں نے عرض کیا جی نہیں وہ نصرانی ہے آپ نے
ان کو سرزنش کی اور فرمایا تم ان نصرانیوں کو اپنے سے

اسلامی اخلاق و اعمال حصہ کو برائی اور بدتری میں تصور کرنے لگتے ہیں، تمام اخلاقی اقدار و اسلامی شعار کا مذاق اڑانا ان کا شیوه ہوتا ہے وہ اپنے دم کے مسلمان تعلیم یا نت پچوں کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اس طرح اعلیٰ وارفع سمجھتے ہیں گویا وہ کوئی اور ہی تکون ہیں۔

یہ وہ کھلے ہوئے جاہ کن اڑات ہیں جن کوش و روز کے مشہدات اور روزمرہ کے واقعات ثابت کر رہے ہیں اور ارباب نقد و بصیرت تو ان حالات اور قوی و ملیٰ چاہی کو بڑی شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں۔

صاحب وحی والامام پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی

اس زمانہ کے ان چاہ کن فتوں کی طرف مسلم شریف کی یہ حدیث پاک اشارہ گردی ہے۔ صادق مصودق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تعرض الفتنه علی القلوب
کالحصیر عوداً عوداً فای قلب
اشربها نکتت فیه نکتة سوداء وای
قلب انکر هانکتت فیه نکتة بیضاء
حتی تكون علی قلبین علی ابیض
مثل الصفا لانصره فتنہ مادامت
السموات والارض والآخر اسود
مریاد کالکوز مجخیا لا یعرف
معروفا ولا ینکر منکرا الا ما

اشرب من هواء

ترتبہ (آخر زمانہ میں) لوگوں کے دلوں پر فتنے اس طرح یکے بعد دیگرے آتے رہیں گے جس طرح چٹائی بننے میں ایک تکمیل کے بعد دوسرا تکمیل آتا رہتا ہے۔ پس جس دل میں وہ فتنے سرایت کر گئے اس میں سیاہ واغ پڑتے ٹپے جائیں گے۔ اور جس

چند سالہ تعلیم و تربیت اور یورپیں
سوسائٹی کے زیر اثر تمام اخلاقی
براہیوں اور گناہوں کو سراسر
خوبی و ہنر سمجھا جانے لگا ہے

مسلم پر بہت بڑا ظلم ہے۔

اصل مجرم اور ارتکاب جرم کی علت

درحقیقت قوم کے خوشحال کھاتے پیتے اور صاحب ثروت والدین سب سے پہلے ان غیر اسلامی مسکنی مدارس اسکولوں کا بجوں کی وجہ سے فتنہ میں بجا ہوتے ہیں، وہ ازراہ نجوت و رعنوت اپنے ملک کے اسلامی مدارس اسکولوں کا بجوں میں نادار اور غریب بچوں کی طرح اپنے بچوں کو تعلیم دلانے میں عار محسوس کرنے لگتے ہیں اس لئے اپنی شان و حلا نے کی غرض سے اپنے بچوں کو یورپیں ممالک کی درس گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے ہیں اور ان پر گرائی قدر مال و دولت خرچ کرتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں یہ بچے جب اسلامی ممالک سے یورپ جاتے ہیں تو اس وقت خاصے مسلمان ہوتے ہیں لیکن جب وہ اپنے دم و اپس آتے ہیں تو یورپ کے مخدان انکار و خیالات اور غیر اسلامی جذبات و روحانیات، علات و الطوار ساتھ لیکر لوٹتے ہیں وہ اس چند سالہ تعلیم و تربیت اور یورپیں سوسائٹی کے زیر اثر تمام اخلاقی براہیوں اور گناہوں کو سراسر خوبی اور ہنر جانے لگتے ہیں،

**و شمنان دین کے ساتھ اخلاط و ارتباط
دوستی و موالات کے حرام ہونے کے بارے
میں قرآن کریم کی واضح اور قطعی آیات
اور احادیث صحیح موجود ہیں۔ ہم بھی اس سے پہلے
چند آیات و احادیث بیان کر کچکے ہیں اور واضح کر کچکے
ہیں کہ ان یورپیوں اور یورپیوں کے ساتھ اس زمان
کے مسلمانوں کی دوستی و موالات اور مخلصان روایا و
تعالیٰ اور ان پر اعتکوکی سب سے بڑی دلیل یہ ہے
کہ اس زمانہ کے والدین عام استاذہ پر اور خود ان
افرانیوں پر پورا بخروس کرتے ہیں جب دیکھو بچوں
کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اُنہی کے ہونے
والے عظیم نقصانات و خطرات کی ہم بخوبی شائدی
کر کچکے ہیں صرف اس موقع پر کہ شاید اب بھی
اصیحت حاصل کر لیں اور منتظر ہو جائیں کہ ہم نے
اپنے بچوں "آئے والی نسل" کے لئے کتنا عظیم خطرہ
مول لے رکھا ہے ان لوگوں کا یہ ظلم صرف اپنے
بچوں ہی پر نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہ نہ بہ وملت
اسلامی تہذیب و اخلاق اسلامی اقدار اور پوری امت**

تہذیب سمجھنے لگے ہیں اپنے رب کے مکملوں کی توہین کرنا اور ان کا مذاق اڑانا ہمارا شیوه ہے بن گیا ہے اگر تم اس کی تحقیق کرنا چاہتے ہو تو صرف اس بات سے ہی اس کا اندازہ لگاو کر اب تک ہمارے ان دشمنوں نے ہمارے ساتھ دنیا میں کیا کچھ کیا ہے اور اس کے مقابلے میں ہم نے ان کی حمایت و ہمتوں ای میں کیا کچھ کیا ہے، اپنے ملکوں میں اپنے اوپر ہم نے ان کو کس قدر اقتدار دے رکھا ہے ان کے ساتھ میں جوں اور افت و محبت کے روایا و تعلقات کتنے بڑھا رکھے ہیں۔ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اپنے معصوم بچوں یعنی آئے والی نسل کی پروردش اور نشوونما میں بھی ان کی مانع و دیانت پر اعتکار کرنے لگے ان کی تعلیم و تربیت کا کلی اختیار اُنہی مشری کے مدارس اسکولوں کا بجوں کے پروردگاری ہے کہ وہ جس طرح چاہیں ان کے دل و دماغ کو تباہ کریں۔

حالانکہ ان دشمنان دین و ملت کے ساتھ اخلاط و ارتباط، دوستی و موالات کے حرام ہونے کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سی واضح اور قطعی آیات اور صریح احادیث صحیح موجود ہیں۔ ہم بھی اس سے پہلے چند آیات و احادیث بیان کر کچکے ہیں اور واضح کر کچکے ہیں کہ ان یورپیوں اور یورپیوں کے ساتھ اس زمان کے مسلمانوں کی دوستی و موالات اور مخلصان روایا و تعالیٰ اور ان پر اعتکوکی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس زمانہ کے والدین عام استاذہ پر اور خود ان افرانیوں پر پورا بخروس کرتے ہیں جب دیکھو بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اُنہی کے ہونے والے عظیم نقصانات و خطرات کی ہم بخوبی شائدی کر کچکے ہیں صرف اس موقع پر کہ شاید اب بھی اصیحت حاصل کر لیں اور منتظر ہو جائیں کہ ہم نے اپنے بچوں "آئے والی نسل" کے لئے کتنا عظیم خطرہ مول لے رکھا ہے ان لوگوں کا یہ ظلم صرف اپنے بچوں ہی پر نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہ نہ بہ وملت اسلامی تہذیب و اخلاق اسلامی اقدار اور پوری امت

یقین: عالم اسلام اور قوایانست

جنہاں پر عربی میں کتابیں لکھیں اور انہیں اپنے ایکنٹوں کے ذریعہ بناوے عرب میں پہنچایا، مرتضیٰ غلام الحمد قاویانی ہوئے تھے لکھتا ہے۔

"اور پھر میں نے قریں مصلحت سمجھ کر ای امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کیلئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں۔ جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہزار ڈالہی خرچ ہوا۔ اور وہ کتابیں عرب اور بادشاہی اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر

ہو گا۔"

یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ براہ راستہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسائل کے جن مقالات میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں۔ ان کتابوں کے ہام معن کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں۔ جن میں سرکار غیریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے (اس کے ذیل میں مرزا نے اپنی چوہیں کتابوں اور رسائل کی فہرست درج کی ہے)۔" تبلیغ رسالت (ج ۲ ص ۱۶۰)

خواہشات نفس اندھا ہماری ہیں گمراہی و گمراہی کے پر دے ان پر چڑھتے ہیں جن کی وجہ سے حق کی روشنی اور ہدایت کا نور ان تک نہیں پہنچ پاتا۔ بعض قلوب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ پیدا ہوتے ہیں فطرت سلیمان پر لیکن باطل پرست لوگ ان خبیث فتوں کا چیز ان کے دلوں میں بودیتے ہیں اور پھر گمراہی و غلط کاری، شکوہ و شبہات مادی خواہشات و شهوات اور نفس پرستی کے خیالات و رحمات سے اس بیچ کی آبیاری کرتے رہتے ہیں اس تباہ کن حُمُر ریزی اور آبیاری کی وجہ سے وہ دل بجز تاکارہ اور کمی پیداوار خیالات و رحمات انسان و اطوار کے اور کسی قابل نہیں رہتے۔

یہ قلوب ان نو خیز اور مخصوص بچوں کے ہوتے ہو گی۔

دل نے ان فتوں کو قبول نہ کیا! اس پر سیاہ داغ کے بجائے سفید شکان لگتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ دلوں کی دو فتمیں ہو جائیں گی ایک روشن اور شفاف دل چنان کی طرح جس پر بالی کا ایک قطرہ نہیں ٹھیک رہا ان دلوں کو رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرے کا لے سیاہ دل اس طرح نور ایمان سے خالی جیسے النا ہوا پلا چیزے اس میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی ایسے ہی ان میں کوئی خیر باقی نہ رہے گی چنانچہ یہ دل نہ کسی نیکی اور بھالی کو نیکی سمجھیں گے اور نہ کسی بدی کو برائی بجز اس خواہش نفس کے جو ان میں سرایت کر گئی ہوگی "اور کسی چیز سے ان کو واسطہ نہ ہوگا" (متوجه)

ہوش اور صاف و شفاف دل جن کو کوئی فتنہ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا وہ قلوب صافیں جن میں ایمان و یقین اور معرفت الہی کا نور سرایت کرپکا ہوتا ہے۔ پر فتن زمان میں اللہ تعالیٰ ان کو رشد و ہدایت کے نور سے روشن رکھتے ہیں اسی لئے وہ ان فتوں اور گمراہیوں کے موقع سے بھی دور دور رہتے ہیں باقی کا لے سیاہ دل وہ ہوتے ہیں جن کو اغراض و

(بِسْكَرَيْهُ مَا هَنَّهُ احْسَانٌ وَ سُلُوكٌ كَرِيمٌ)

جبل کال پیپر

زیست کارپٹ • موں لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ

یونائیڈ کارپٹ • ولینس کارپٹ • اولپیا کارپٹ

PH: 6646888 - 6647655

FAX: 092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعائت

۳۔ این آر ایونیو نرود چینی پورٹ افن بلاک بھی برکات ہیر ری نارتھ ناظم آباد فون:



رحمت کے پیشوں

سے زیادہ ہے۔

ہادی اعظم فاتح النبیین ﷺ
عدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور دنیا و آخرت کی چند نمائیت اہم باتوں کی نسبت سوالات عرض کیئے۔

عرض کیا یا رسول اللہ ! میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے، خدا کا خوف اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم و حکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا انسان بن جاؤں۔

فرمایا سب سے بہترہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے تمہیں چاہئے کہ سب کیلئے نفع بخش بن جاؤ۔

عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ عادل و منصف ہوں، ارشاد فرمایا دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

عرض کیا میں خدا کے دربار میں سب سے زیادہ مترب بننا چاہتا ہوں۔

فرمایا سب سے زیادہ خدا کا ذکر کرو خدا کے مترب بن جاؤ گے۔

عرض کیا میری خواہش ہے کہ میں نیک اور احسان کرنے والا ہوں۔

فرمایا نماز اس طرح پڑھا کرو کہ گویا تم نماز میں اللہ

سے بازنہ رکھ سکیں تو جلدی خدا ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

لوگو! نیک کاموں کے کرنے کا حکم دیا کرو اور برے کاموں سے منع کرتے رہو ورنہ جلدی خدا تم پر عذاب نازل کرے گا پھر اگر دہلی رو گے تو شنوائی نہ ہو گی۔

جو شخص کسی برالی میں حاضر ہوا اور اس سے

مرتبہ...☆ قاری عنایت الرحمن رحمانی

راضی ہو اٹو گویا اس نے خود وہ برالی کی۔

بد نظری سے پرہیز کرو کیونکہ مگان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، عجب جوئی مت کرو، پچھپ کر باتیں نہ سنو، فخریہ کرو، حسد اور کینش نہ رکھو، منہ نہ موڑو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بننے رہو۔

مومن کو ایذا پہنچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المکور گرانے سے پندرہ گناہ برا ہے۔

اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی ظاہر نہ کرو کہ خدا تعالیٰ اسے آرام دے گا اور تجھے دکھ میں جلا کرے گا۔

جو شخص کسی نیک کام کے واسطے ترغیب رہتا ہے تو اسی قدر ثواب ملتا ہے جس قدر اس شخص کو جو اس کی پیروی کرتا ہے اور جو شخص کسی برے کام کی ترغیب رہتا ہے تو اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس شخص کو جو اس کی پیروی کرتا ہے۔ ان ہر دو کے ثواب و گناہ میں کوئی نہیں ہوتی۔

بادشاہ کا ایک گھری، کاعدل سانحہ سال کی عبادت

کسی بھائی کی حاجت برداری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تم عمر خدا کی خدمت میں گزار دی۔

الله تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں کر تو کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کر دے۔

شرک کے بعد تین بدترین گناہ ایذا ارسانی خلق ہے، ایمان کے بعد افضل ترینی خلق کو آرام دتا ہے۔

جب دو بھائی مصافح کرتے ہیں تو انہیں ستر رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں انہر تھیں اس کو ملتی ہیں جو ان دونوں میں زیادہ خشہ رہ، کشاہر پیشان ہوتا ہے اور ایک رحمت دوسرے کو۔

پڑوی کو ستانے والا دوزخی ہے اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ دار رہے۔

جب جنازہ کے ہمراہ جاؤ تو مردے کے غم سے زیادہ اپنا غم کر اور خیال کر کہ وہ ملک الموت کا من دیکھے چکا اور مجھے ابھی دیکھتا ہے وہ موت کی تھی کامرا چکھا چکا ہے اور مجھے ابھی دیکھتا ہے وہ خاتمہ کے ڈر سے نکل گیا ہے مجھ پر ابھی ہاتھ ہے۔

تین باتوں میں توقف مت کرو، نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے جنازہ میں جب تیار ہو اور یہ وہ نکاح میں جب اس کا بیوی مل جائے، زملے کو برانڈ کو کہ اس کا فاعل حقیقی خدائے برتر ہے۔

اپنی جانوں، اپنی اولاد، اپنے خدام اور اپنے مال کے حق میں بدو دعا نہ کیا کرو ایسا اتفاق نہ ہو جائے کہ وہ گھری اجابت کی ہو اور تمہاری بد دعا قبول ہو جائے۔

لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اسے ظلم کرنے



جمعیتہ علماء اسلام، جمیع علماء اسلام
کے سیخ زیر سکریٹری کی زندگی۔ لڑکوں
لیلی فون ائمہ کس بھوئے۔ بال پرانے
جنہنڈے سے عید کارڈ۔ لفاف آؤٹی کاڑ
کورشیشہ شکر۔ پوپی بینج۔ سٹیل بینج۔
کالپی کور تقدیر مولانا فضل الرحمن
مفہومی محمود نیز دستور و منشور،
تھوک و پُرچون حشرید فرمائیں

هر قسم کی تلقایہ کی طیں اور ویدیلو
کی طیں ستیاب ہمین نیز مدارس
عربیہ کی رسید بکس۔ پیغمبڑ اشہارا
اور هر قسم کی اعلیٰ طلباء عت کا مرکز

نئے سال کی جی یو آئی۔ جی یو آئی کی
ڈائری کیلنڈر
پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ
الحمد للہ
امین بازار سرگودھا فونٹ ۲۴۶۷۳۵

عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ پر رحم
کرے۔

فرمایا اپنے نفس پر رحم کرو اور خلق خدا پر رحم
کھاؤ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں،
فرمایا استغفار کثرت سے پڑھا کرو گناہ کم ہو جائیں
گے۔

عرض کیا میں سب لوگوں سے بزرگ تر بننا چاہتا
ہوں۔

فرمایا مصیبت کے اوقات میں خدا کی شکایت نہ
کرو سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے۔

عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں میرے رزق میں
زیادتی ہو۔
فرمایا یہ سب سے پاک و طاہر رہا کرو رزق میں برکت
ہو گی۔

عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول ﷺ کا دوست بن جاؤں۔

ارشاد فرمایا جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان کو
اپنے لئے پسند کرو اور جو چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول کو ناپسند ہیں ان سے نفرت اختیار کرو گے تو
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے
دوست بن جاؤ گے۔

عرض کیا میں خدا کے غضب سے بچتا ہوں۔
فرمایا اگر کسی پر بے جان سند کرو گے تو خدا تعالیٰ
کے غضب و ناراضی سے بچے رہو گے۔

عرض کیا میں خدا کے دربار میں مستحب
الدعوات بننا چاہتا ہوں۔

فرمایا حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچتے رہو گے
تو مستحب الدعوات بن جاؤ گے۔

عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ قیامت میں
مجھے سب کے سامنے رسوان کرے۔

فرمایا اپنی شرمگاہ کی خلافات کرو گے تو خدا تعالیٰ
تمہیں قیامت میں رسولی سے بچائے گا۔ فقط

تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم
اس طرح تو پڑھو کر حق تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل
ہو جائے، فرمایا اپنے اخلاق و عادات سنوار لو ایمان
مکمل ہو جائے گا۔

عرض کیا کہ میں خدا کا اطاعت گزار بھی بننا چاہتا
ہوں، فرمایا اپنے فرائض ادا کرتے رہو گے تو تمہارا
شار اطاعت گزاروں میں کیا جائے گا۔

عرض کیا میں خدا تعالیٰ سے اس حالت میں ملا
چاہتا ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک و صاف ہوں۔

فرمایا قابل جناب کی برکت سے گناہوں سے پاک
انہوں گے۔

عرض کیا میری آرزو ہے کہ میدان حشر میں نور
کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

فرمایا اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے
ساتھ انہوں گے۔

پادریوں کو چیلنج

الحمد لله کتاب "حقیقی نجات"
کی شب و روز مقبولیت کا راز یہ ہے کہ اس
کتاب نے عیسائیت کی کھوکھلی بنیادوں کو بہا
کر رکھ دیا ہے۔ اور سب سے اہم بات یہ
ہے کہ آج تک کوئی پادری اس کتاب کے
دلال کو جھٹا نہیں سکا۔

ہر خاص و عام خصوصاً طلبہ و طالبات
کے لئے انتہائی معلوماتی ہے۔ ۱۰۰ اروپے
منی آرڈر کریں کتاب روانہ کروی جائے گی
بیرون پاکستان قیمت اڑالر پاؤ نہ
پتہ:-

ڈاکٹر محمد عمران خان

ST3/A/I

فیدرل بی اریاہ

کراچی ۵۹۵۰۷

your internal condition to the world by repeating absolutely loose and filthy blames. The way in which you have tried to put foul charges over holy personages of Allah, the Exalted, what reply can there be except in the words of Quran-e-Kareem which says: 'Allah's curse on the liars'.

It's surprising that on the one hand you are showing attachment to the holy raiment of ﷺ and on the other your disposition is so abhorrent as is not even distantly related to Islam.

You say "falsity of Mirza has become as apparent as the sun at its meridian", but, queer enough, Allah, the Exalted, is continuing to give day by day advancement to the high order Ahmadiya whose foundation Mirza Sahib laid in 1889 and auspicious souls in large numbers are entering this holy order, but blind like you are still groping in darkness.

In your pamphlet, you have repeated all over again all those blames which you have been alleging for almost a century, for which reason, the Imam-e-Jamaat-e-Ahmadiya, had to give the challenge of 'Mubahala', at last. If there was one bit of nobility in you, you should have accepted the challenge of Mubahala of Imam Jamaat Ahmadiya in a straight-forward manner, so that the world would have known that you are truthful and you would not have thought of undertaking the path of flight. 'Mubahala' is not the name of argumentation or disputation but it means taking the matter to the divine court through invocations going beyond debates and discussions. 'Mubahala' is the name of asking for decision through invocation from Allah, the Exalted, but gathering together of parties (to dispute) at some specified place is not necessary by the (interpretation of) the verse of Mubahala. Therefore your asking to come out on such and such date at such and such time, at Minar-e-Pakistan or any other place means nothing but your fleeing away from 'Mubahala'. Our belief is that Allah is present everywhere in the universe and from His Grasp of Authority no place is outside and no spot without His sway and might. His seat circumscribes the earth and the sky. Why do you hesitate to address Allah and pronounce His curse on the liars and why do you consider that presence of the concerned parties is 'necessary'? Therefore if you possess moral or conscientious courage then come out like a man of action and after writing out all those blames which have been narrated in the 'Mubahala' pamphlet published on June 10, 1988 and which you think are correct, you write 'Allah's curse on the liars', and 'put your signature. Then see, how does Allah the Exalted

distinguish between a truthful and a lying party within the fixed duration.

But we give you advice to undertake righteousness and seek forgiveness of Allah and leave temerity against Allah's appointed Imam so that you save yourself from Allah's wrath and take warning from the corroborative tokens which Allah the Exalted has so far revealed.

Humble,
Rasheed Ahmad Chowdhry
Press Secretary Jamaat Ahmadiya

FINAL REJOINDER TO MIRZA TAHIR LAST NAIL IN QADIANI COFFIN

(Note: QADIANIS CALL THEMSELVES "AHMADI")

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

Janab Mirza Tahir Ahmad Sahib,

Peace be on those who follow the right path!

You may recall that some time back you arranged for sending a copy of your 'Mubahala' challenge in the name of this humble self also. In reply, I accepted your challenge. My letter dated 18th Muharram ul Haram 1409 A.H. refers.

I told you in this letter: Start in the name of Allah; come out by appointing some date, time and place where you shall find this dervish waiting for you. In this very letter, I proposed to you, on my own, a certain place, date and time for holding this rendezvous. I did so lest you should back out. I gave you four months time for sending me a reply till the first of January 1989. Your reply reached me on 3rd January 1989 but it bore the signature of your Secretary Sahib. Anyhow, thanks for the acknowledgement and permit me to comment on certain points which have been raised in your letter.

POINT NO. 1

Your Secretary Sahib writes:

"The pamphlet published on your behalf, in reply to the 'Mubahala' invitation of Imam-e-Jamaate-Ahmadiya, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, has been received in which you have left nothing undone in distorting truths and have tried to exhibit,

Whereas, Mirza Tahir sent the copies of his published challenge contained in his pamphlet of 'Mubahala' to the elders of Ummat-e-Islamia and the elite of Millat-e-Muhammadiya, he included, among the recipients, the name of this dervish, unknown and humble, for reasons best known to him. This humble being having received it, prepared its rejoinder, *Reply to Mirza Tahir's Challenge of Mubahala*, and addressed it to Mirza Tahir during Muharram ul Haram, 1409, AH. Several magazines and journals of Pakistan and India published it under the caption: "In reply to Mirza Tahir". Also, it was brought out in the form of a separate booklet. Its copies and photostats in thousands were distributed in Canada, America and other countries. Not only that, its various translated versions in the English language were also printed and vastly distributed in foreign lands. By the grace of Allah, the Qadiani progeny of liars could not and cannot wriggle out from the impact of arguments contained therein till Doomsday.

Since my rejoinder had bound down Mirza Tahir for a response and knowing it would be no easy matter I allowed him a comfortably long period of four months, i.e., till January 1, 1989. Despite my let-up, he failed to meet the date because he stood in a quagmire. Confused, non-plussed and check-mated he had no ground to move backward or forward and no room to wheel about. Ultimately, he managed with his Secretary to draft some sort of a random reply a copy of which is reproduced below followed by my comments captioned: "Final Rejoinder to Mirza Tahir, *Last Nail in Qadiani Coffin*."

Respected readers would not fail to discern that Mirza Tahir really fell through great blunders by coming out with his 'Mubahala' challenge, because:

Firstly: The decomposed and putrefied Qadiani corpse had to be exhumed for a post-mortem. This challenge subjected it to its detailed diagnostic examination.

Secondly: When at Mirza Tahir's invitation I called upon him to come out in the open ground of Mubahala and pick up the gauntlet in a rendezvous, he curled down his tail meekly — a welcome token of submission — and fled for safety. As Qadiani norms go, scores of interpretations flowed forth, instead.

Thirdly: Although this humble self had allowed a four-month period for giving me a reply, Allah the Exalted inflicted a death-like stupor over Mirza Tahir and his progeny who lay benumbed till the term expired. At last, the Qadiani Secretary managed to muster himself up to write out some sort of reply (its photocopy to follow). Actually, this was a work of hardly five minutes for the Qadiani Secretary, but Allah, the Exalted, wanted to expose Qadiani infamy and effrontery and therefore a five-minute work took more than four months.

Fourthly: Mirza Tahir and his whole Jamaat fell short of words because Allah made me recount such startling facts from Qadiani history in respect of Mirza Tahir's father and grand-father as thoroughly exposed Mirza Qadiani to be a compulsive liar, dualist-infidel and accursed apostate.

Fifthly: Mirza Tahir failed in his effort to distort Quranic sense of the term 'Mubahala'. His twisting earned him nought but a run-out from Mubahala rendezvous, befitting his grandpa's own unwitting utterance, viz., '*Died under divine execration*'.

In my humble opinion Mirza Tahir will not dare take up this renewed call-out of mine. Rather, he would not have the grace to respond even.

Now I produce a copy of the Qadiani letter, followed by our comments on it.

MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

English translation of the Qadiani Letter

London
23.12.1988

Janab Maulana Muhammad Yusuf Sahib Ludhianvi,

The pamphlet, published on your behalf, in reply to the 'Mubahala' invitation of Imam-e-Jamaat-e-Ah-madiya, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, has been received in which you have left no stone unturned in twisting truths and have tried once again to show

(e.g. in Iran or Sudan), believe it not. For there shall arise false Masihs, and false prophets, and shall show great signs and wonders; insomuch that, if it were possible, they shall deceive the very elect. Behold, I have told you before."

(Matthew: 24: 4, 5, 11, 23-25).

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, claiming to be Masih, is also among those who led people astray. The interpretations which you and your Sire and his progeny have fabricated are deceptions that have been engineered by Satan and the passionate Self which is present in man. All of these are your satanic pretensions which will fail to make the mark in front of 'Munkir-Nakeer' when you shall be lying in your grave, or when you shall be dragged before the Lord of the Day of Judgement.

HEARTFELT APPEAL TO ALL QADIANIS

Mirza Tahir Sahib! I do understand your predicament in forsaking your present authority and your family seat of Khilafat. You are in a fix.

Nevertheless, if you choose to adopt the Truth for gaining Allah's pleasure, then, He, Eminent in Glory, shall bestow upon you such magnificent recompense that will turn your existing dominion into the trifles of the trifles. On the contrary, if you preferred your present authority and persisted in it by ignoring the Truth, then you would encounter such torment and abjectness that all your existing honour, grace and whatever there is, shall pale into absurdity and oblivion. I submit to every individual of your Jamat to offer renunciation (رُجُوع) and feel penitent before death approaches him.

QADIANIS! I HAVE CONVEYED TO YOU ALLAH'S MESSAGE

Bear me a witness, you Mirza, and your Jama'at and those who read this script of mine, that I have duly conveyed the message of Truth and Righteousness to the Qadianis. Still, I am available to advise anybody if he asks for more clarification or solicits Truth.

(9) You have asked me to publish my reply in papers and periodicals. As far as possible I have tried to do so. Likewise, you may also publish it in your papers and pamphlet, if you want.

(10) I give you four months' time to reply to my invitation for congregating for the challenged MUBAHALA. *The last date for your reply is January 1, 1989.*

(11) You may have sent copies of your challenged Mubahala to other elder Ulema of the Ummat. If so, I consider it necessary to state on their behalf that you should take the reply from this servant of the Ummat as an answer from each and every one of them. They are requested not to take the trouble of replying on individual basis.

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَسَلَّمْدُكَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأُتُوبُ إِلَيْكَ
سُبْحَانَ رَبِّ الْمَرْءَةِ مَنْ يَصْفُرُونَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ.



18.1. 1409 A.H.
1.9.1988 A.D.

PART 1

Final Rejoinder to Mirza Tahir

(LAST NAIL IN QADIANI COFFIN)

By

Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

Edited by:

Dr. Shahiruddin Alvi

which he named 'Mubahala'. By injecting morphia into his jamaat in this manner he sought to deaden their sensibility and therefore headed his Mubahala pamphlet as follows:

"Open challenge of Mubahala from Jamaat Ahmadiya Alamgir to the enemies, the kafir-makers and the beliers the world over".

Mirza Tahir Qadiani played a trick on his Jamaat recently. He produced for them a stunt

REPLY TO MIRZA TAHIR'S CHALLENGE OF MUBAHALA

by
MAULANA MUHAMMAD
YUSUF LUDHIANVI

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

FAQIR VERSUS FASCIST

*COME! FACE THIS FAQIR IN THE GROUND OF MUBAHALA.
COME! WIDEN YOUR EYES AND OPENLY SEE THE SPECTACLE
OF MY KIND MASTER'S MANIFESTATION OF TERRIBLE
WRATH AND IREFUL INDIGNATION FALLING ON YOU.
ALLAH'S PROPHET ﷺ SAID THAT IF
CHRISTIANS OF NAJRAN HAD COME OUT FOR MUBAHALA
NOT ONE BIRD ON THEIR TREES WOULD HAVE SURVIVED.
COME! COME OUT TO SEE AGAIN THE MIRACLE OF KATME
NUBAWWAT OF ALLAH'S PROPHET ﷺ ON
THE GROUND OF MUBAHALA.*

BUT I DOUBT IF YOU WILL COME

Because you know that will mean your jumping into the inferno of leaping fire that will lick every thing. On the contrary, you would surely prefer dying the way your father and grandfather died, rather than stepping into the arena of Mubahla against this humble Ummati of Allah's Prophet ﷺ

sympathy for you and wish your welfare. We desire to see you saved from the bursting blaze of infernal flames that melt flesh from the bones.

ALLAH IS MY WITNESS

Our actions are for the sole pleasure of Allah and the welfare of Ummat e Muhammadiya as well as for the people of your Jamiat and to rescue you from the fire which is boiling up to you. Why we tear into shreds the slyness, knavery, charlatancy and pious fraudulence of your grandfather, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani is for the sole purpose of protecting the faith of Ummat e Muhammadiya and the safety of your people. You would get to know of our gesture of goodwill after your death. Again today, I tell you and, through you, every individual of your party with feelings of greatest well-wishing, heartiest sympathy and absolute selflessness that you have gone astray. Mirza Ghulam Ahmad Qadiani is not that Masih about whom Allah's Prophet ﷺ has informed us that he shall come down close to Resurrection times. He is Hazrat Isa (peace be upon him). He had said:

(8) Here I must point out to you one thing, viz., neither any of the Ulema of the Ummat nor myself have any personal enmity with you or your father or grandfather. There is no quarrel over any property, no dispute over land. By Allah, I swear, we are your well-wishers, imbued with an earnest sense of

"Take heed that no man deceive you. For many shall come in my name, saying I am Masih; and shall deceive many..... And many false prophets shall rise, and shall deceive many..... Then if any man shall say unto you, Lo here is Masih, (e.g. in Qadian), or there;

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی ولپی کیلئے قادریانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ذاکر کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر ۱.... مرزا غلام احمد قادریانی کا کس عیسائی پادری سے مناظرہ ہوا تھا؟

سوال نمبر ۲.... مرزا غلام احمد قادریانی نے پیش گوئی کی تھی کہ اس کی ایک عورت سے شادی ہو گی۔ کیا آپ اس عورت کا نام بتا سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۳.... میلہ کذاب کو قتل کرنے والے صحابی کا نام بتائیے؟
اہم ہدایات:

۱..... ساتھ نسلک نوکن کاٹ کر صحیح اندر اج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف سترے کا نزد پر تحریر کریں۔

۳..... ہرشارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

شمارہ ۱۳ کے خوش نصیبوں کے نام
سیل احمد انصاری۔ کراچی

شعبی۔ حیدر آباد

اجد اقبال ساجد جنگل صدر

شمارہ ۱۳ کے جوابات

۱.... ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء (بزریاق مرزا)

۲.... ۱۸۹۶ء

۳.... لدھیانہ

۴.... حضرت علامہ اور شاہ کشیری

۵.... امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری

نون	_____
نام	_____
ولدیت	_____
مکمل پڑھ	_____
ذاتی مصروفیات	_____

حجتہ فیض

اشتخار چھوٹا ہوا ہوا، رنگیں ہو یا بلیک ایزد و ایٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتخار کئے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتخارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انہیں تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی معمونیات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موڑ دار یہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتخار صرف دنیوی امور سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قاریانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہو گا جو بودزِ حشر شافع محدث صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاقت کا ذریعہ بنے گا۔

دنیٰ تربیت و معلومات اور فتنہ قاریانیت کے کروتوں سے واقفیت کے لئے

حجتہ فیض

پڑھنے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سحدی لئن دین والوں سے محفوظ

مزید معلومات کے لئے

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ

پرانی نمائش کراچی

فون:- 7780337 • فیکس:- 7780340